(اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ......(ھود:٥٢)

انوار الاستغفار والتّوبہ

امجد علی خاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

هُوَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ وہ اللہ	اَلَّذِيْ لَآ اِلٰهَ جَلَّ جَلَالُهٗ کہ نہیں کوئی معبود	اِلَّا هُوَ جَلَّ جَلَالُهٗ مگر وہ	اَلرَّحْمٰنُ جَلَّ جَلَالُهٗ بڑا مہربان	اَلرَّحِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ نہایت رحم والا	اَلْمَلِكُ جَلَّ جَلَالُهٗ بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ جَلَّ جَلَالُهٗ پاک	اَلسَّلَامُ جَلَّ جَلَالُهٗ سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ جَلَّ جَلَالُهٗ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ جَلَّ جَلَالُهٗ نگہبان	اَلْعَزِيْزُ جَلَّ جَلَالُهٗ غالب	اَلْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ زبردست
اَلْمُتَكَبِّرُ جَلَّ جَلَالُهٗ بڑائی والا	اَلْخَالِقُ جَلَّ جَلَالُهٗ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلَالُهٗ عالم کا بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلَالُهٗ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ زبردست
اَلْوَهَّابُ جَلَّ جَلَالُهٗ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ جَلَّ جَلَالُهٗ رزق دینے والا	اَلْفَتَّاحُ جَلَّ جَلَالُهٗ کھولنے والا	اَلْعَلِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ جاننے والا	اَلْقَابِضُ جَلَّ جَلَالُهٗ بند کرنے والا	اَلْبَاسِطُ جَلَّ جَلَالُهٗ کھولنے والا
اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالُهٗ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ جَلَّ جَلَالُهٗ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ جَلَّ جَلَالُهٗ خوار کرنے والا	اَلسَّمِيْعُ جَلَّ جَلَالُهٗ سننے والا	اَلْبَصِيْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ دیکھنے والا
اَلْحَكَمُ جَلَّ جَلَالُهٗ حاکم	اَلْعَدْلُ جَلَّ جَلَالُهٗ عدل کرنے والا	اَللَّطِيْفُ جَلَّ جَلَالُهٗ باریک بین	اَلْخَبِيْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ خبردار	اَلْحَلِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ بردبار	اَلْعَظِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ بزرگ
اَلْغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ شکر پسند	اَلْعَلِيُّ جَلَّ جَلَالُهٗ بلند	اَلْكَبِيْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ بڑا	اَلْحَفِيْظُ جَلَّ جَلَالُهٗ نگہبان	اَلْمُقِيْتُ جَلَّ جَلَالُهٗ قوت دینے والا
اَلْحَسِيْبُ جَلَّ جَلَالُهٗ کافی	اَلْجَلِيْلُ جَلَّ جَلَالُهٗ بزرگ	اَلْكَرِيْمُ جَلَّ جَلَالُهٗ سخی	اَلرَّقِيْبُ جَلَّ جَلَالُهٗ نگہبان	اَلْمُجِيْبُ جَلَّ جَلَالُهٗ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ فراخی دینے والا

اَلْحَکِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ دوست بڑا	اَلْمَجِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ بزرگ	اَلْبَاعِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ اُٹھانے والا	اَلشَّہِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ گواہ	اَلْحَقُّ جَلَّ جَلَالُہٗ سچا
اَلْوَکِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ کارساز	اَلْقَوِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ طاقت والا	اَلْمَتِیْنُ جَلَّ جَلَالُہٗ مضبوط	اَلْوَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ دوست	اَلْحَمِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ قابل تعریف	اَلْمُحْصِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ گھیرنے والا
اَلْمُبْدِئُ جَلَّ جَلَالُہٗ پہلے پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ زندہ کرنے والا	اَلْمُمِیْتُ جَلَّ جَلَالُہٗ مارنے والا	اَلْحَیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَاجِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ پانے والا	اَلْمَاجِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُہٗ ایک	اَلْاَحَدُ جَلَّ جَلَالُہٗ اکیلا	اَلصَّمَدُ جَلَّ جَلَالُہٗ بے نیاز	اَلْقَادِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ قدرت والا
اَلْمُقْتَدِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ صاحب قدرت کا	اَلْمُقَدِّمُ جَلَّ جَلَالُہٗ پہلا	اَلْمُؤَخِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ پچھلا	اَلْاَوَّلُ جَلَّ جَلَالُہٗ اول	اَلْاٰخِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ آخر	اَلظَّاہِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ آشکارا
اَلْبَاطِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ پوشیدہ	اَلْوَالِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ کارساز	اَلْمُتَعَالِ جَلَّ جَلَالُہٗ برتر	اَلْبَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ احسان کرنے والا	اَلتَّوَّابُ جَلَّ جَلَالُہٗ توبہ قبول کرنیوالا	اَلْمُنْتَقِمُ جَلَّ جَلَالُہٗ بدلہ لینے والا
اَلْعَفُوُّ جَلَّ جَلَالُہٗ معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ بہت مہربان	مَالِكُ الْمُلْكِ جَلَّ جَلَالُہٗ مالک ملک کا	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جَلَّ جَلَالُہٗ صاحب بزرگی اور بخشش کا	اَلْمُقْسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ عدل کرنے والا	اَلْجَامِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ جمع کرنے والا
اَلْغَنِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ بے پرواہ	اَلْمُغْنِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ دولتمند کرنے والا	اَلْمَانِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ منع کرنے والا	اَلضَّارُّ جَلَّ جَلَالُہٗ ضرر دینے والا	اَلنَّافِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ نفع دینے والا	اَلنُّوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ روشنی والا
اَلْھَادِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ راہ دکھانے والا	اَلْبَدِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ نیا پیدا کرنیوالا	اَلْبَاقِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ جَلَّ جَلَالُہٗ مالک	اَلرَّشِیْدُ جَلَّ جَلَالُہٗ راہنما	اَلصَّبُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ بڑا تحمل والا

انتساب

میں اس کتاب کو **نبی کریم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ کی بارگاہِ اقدس

میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں

اور

اسے انتہائی پیاری بیٹیوں وانیا، فجر، عائشہ، وردہ اور مدحت

کے نام کرتا ہوں

ہرچہ بر تو آید از ظلماتِ غم
غم چوں بینی زود استغفار کن
آن زیباکی وگستاخی است ہم
غم بامر خالق آید کار کن

(مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

فہرست

فہرست

فہرست

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

الحمد للہ رب العالمین فی کل لمحۃ ونفس کما یحب ربنا ویرضی ۔ وصلوات اللہ البر الرحیم علی النبی وآلہ فی کل لمحۃ ونفس بقدر عزتك یا عزیز وحق قدرہ ومقدارہ العظیم ۔

گناہ کا ارتکاب کرنا جتنا سہل و آسان ہے اسے ترک کرنا اسی قدر کٹھن اور دشوار۔ عصیاں کار ہمیشہ اس لذت گناہ کو تو یاد رکھتا ہے جو اس کے دوران ارتکاب ہوئی لیکن اس جزاو سزا کو فراموش کر بیٹھتا ہے جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ کیا انسان اس ازلی حقیقت کو اپنے قلب و ذہن سے محو کر چکا کہ اسے یونہی مہمل نہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

شیطان لعین کی یہی لگن اور تگ و دو رہی ہے کہ وہ انسان کو رحمت الٰہیہ سے مایوس کر دے۔ اور معصیت و گناہ کی غلاظتوں کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دے۔ جہاں سے وہ سیدھا جہنم کی ان دیکھی پر عذاب وادیوں کا ہی مکین ہو کر رہ جائے۔ لیکن اللہ جل شانہ کے مخلص، نیک اور برگزیدہ بندے وہی ہوتے ہیں۔ جو شیطانی وساوس کے جال کو تار تار کر دیتے ہیں۔

اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے بابِ توبہ و استغفار پر اس وقت تک بار بار دستک دیتے ہیں۔جب درتوبہ ان کے لئے وا نہ ہو جائے۔وہ اپنی معصیتوں اور لغزشوں پر مصر نہیں رہتے۔ اور یہی عمل راہ نجات کی طرف لے جانے والا ہے۔ آیئے ! ہم بھی ان بزرگان دین کی پیروی کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کے حضور دست سوال دراز کریں۔اور اس سے اسکی بیکراں رحمت و مغفرت کے طلب گار ہوں۔

اس کتاب میں موجود سبھی خوبیاں رحمتِ الٰہیہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و سخا کی مرہونِ منت اور جس قدر خامی و کوتاہی دیکھنے میں آئے اس کا سبب میری کم علمی اور میری لغزشیں ہونگی۔جس کے لئے اپنے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور معافی کا طلب گار ہوں۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن.

محتاجِ دعا

گدائے مصطفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

امجد علی خاں

۵ جنوری ۲۰۱۵، ۱۴ / ربیع الاوّل ۱۴۳۶ ہجری بروز پیر

استغفار کے معانی اور حقیقت

استغفار کے لغوی معانی

استغفار کے لغوی معانی "ستر چھپانا، ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا" کے ہیں۔ شرعی اعتبار سے استغفار کے معنیٰ ہیں اللہ رب العزت سے " بخشش مانگنا اپنے گناہ کی معافی مانگنا، توبہ کرنا، مغفرت چاہنا "اور مَغْفِرَۃٌ اور غُفرانٌ کے معنیٰ ہیں "ڈھانپنا اور پردہ ڈالنا"۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مجرم وخطاکار کو اپنی مغفرت سے نوازدے تو حقیقت میں اللہ ربّ العزّت نے اس انسان کے جرم کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیا، اس کے جرم وخطا پر سزا دینے کے بجائے اُس پر اپنے رحم وکرم کا پردہ ڈال دیا اور اس کے نامۂ اعمال میں اس جرم کو شمار نہ کرتے ہوئے اسے یوں محو کردیا جیسے وہ جرم وخطا سرزد ہی نہ ہوئے ہوں۔

سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔" جب بندہ توبہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماکاتبین کو اس کے گناہ بھلادیتے ہیں۔اور اس کے اعضاء اور

جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں۔ حتّٰی کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔ (ترغیب عن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ اللہ کریم نے اپنی صفت عفوودرگذر سے کام لیتے ہوئے کئے جانے والے جرم پر مجرم کی گرفت کرنے کے بجائے اسے معاف کردیا۔ لفظ استغفار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر سرزد ہونے والا جرم اور گناہ قابل گرفت اور موجبِ عذاب و سزا ہے، یہ الگ بات ہے کہ اللہ جل جلالہ محض اپنے بے پایاں فضل وکرم کے سبب کسی بھی جرم وخطا سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اپنے خطاکار بندے پر عفوورحم کرتے ہوئے اسے معاف کردے اور بخش دے۔

دنیا میں اللہ کریم غفور الرّحیم کی طرف سے مغفرت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے بندے کا گناہ چھپاتا ہے اور کسی دوسرے پر اس کو ظاہر نہیں کرتا۔ اور آخرت میں مغفرت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس (گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ) پر اسے سزا نہیں دیتا۔ (جس کا مطلب یہ ہوا کہ معاف کردیتا ہے)۔

(مرقاۃ المفاتیح از ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اس بات میں کوئی ابہام اور شک وشبہ نہیں ہونا چاہئے کہ انسان سے سرزد ہونے والے تمام دانستہ ونادانستہ گناہوں (صغیرہ یا کبیرہ) پر پردہ ڈالنا اور معاف کرنا

اللہ جل شانہ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور اللہ کے سوا کوئی دوسری ہستی نہیں جو انساں کو اس سے سرزد ہونے والے گناہ کے عذاب سے بچالے، بجز اس کے کہ اللہ جو غفور الرّحیم ہے اس سلسلے میں کسی کی سفارش اپنی رضا سے قبول کرلے۔ استغفار کے معانی محض زبانی کلامی " استغفراللہ؛ استغفراللہ کرنے کے نہیں، بلکہ انتہائی خلوص کے ساتھ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے جرم وخطا پر اظہار ندامت کرتے ہوئے خدائے بزرگ و برتر سے بخشش و معافی طلب کرنے اور اس کے عذاب سے ڈر کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔

توبہ کے لغوی معانی

"توبہ کلمہ توب سے لیا گیا ہے اور اس کے لغوی معانی ہیں رجوع کرنا، واپس آنا، لَوٹنا وغیرہ جب کہ شرعی اعتبار سے توبہ کا مطلب ہے اپنے کئے گئے گناہ پر پشیمان وشرمندہ ہونا ، رجوع کرنا گناہوں سے طاعت کی طرف۔ سرزد ہونے والے گناہ پر اگر انسان کی شرمندگی وندامت خوف الٰہی کے باعث ہے تو توبہ درست ہوگی اور اگر غیر اللہ کے ڈر یا کسی ضرررسانی (جسمانی وروحانی اذیت اور تکلیف یا رتبہ ومال میں زوال کے خدشات وغیرہ) کے خوف سے ہے تو ایسی توبہ درحقیقت توبہ ہے نہیں۔

جب گناہ کرنے والا ترکِ گناہ کرکے اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرے گا۔ اور خلوص نیت کے ساتھ شرمساری وندامت کا اظہار کرے گا تو یہی انداز حقیقی توبہ کا مظہر ہوگا۔

مرقاۃ شرح مشکٰوۃ "باب الاستغفار" میں جناب ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں۔ "(پہلا یہ کہ) گناہ سے اطاعت کی طرف رجوع کرنا اور (دوسرا یہ کہ) غفلت سے ذکر کی طرف رجوع کرنا اور (تیسرا یہ کہ) غیبت سے حضور کی طرف لوٹ آنا توبہ کہلاتا ہے۔
"

شرعی اصطلاح میں توبہ سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں علامہ طیّبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ " توبہ شریعت کی اصطلاح میں گناہ کو اس کے برا ہونے کے سبب ترک کرنا۔۔اور اپنی اس کوتاہی اور خطا پر شرمندہ ہونا اور آئندہ کے لئے اس عزم (پختہ ارادے کا اظہار کرنا) کرنا کہ اب اس گناہ کو نہیں کریں گے اور اس خطا کی تلافی (مداوا) کرنا۔"

"لسان العرب" (للامام العلامۃ ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی المصری) میں ہے:

تاب الی اللّٰہ یتوب توبًا وتوبۃ ومتابًا: اناب و رجع عن المعصیۃ الی الطاعۃ. (۱/ ۲۳۳)

"تاب الی اللہ" جس کا فعل مضارع "یتوب" ہے اور جس کے مصدر "توبًا"، "توبۃ" اور "متابًا" ہیں، اس کے معنی انابت اور گناہ کے راستے سے خدا کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف لوٹ آنے کے ہیں۔"

144

تبت اليك، فتقبّل تابتي وصمت، ربّي، فتقبّل صامتي

فان التوبة من الذنب الندم والاستغفار. (مسند احمد، رقم ۲۵۰۷۷)

"گناہ سے توبہ کرنے کے معانی یہ ہیں کہ انسان اپنے گناہ پر شرمسار اور پشیمان ہو اور اس کے لیے اللہ جل شانہ سے معافی مانگے۔"

التوبة من الذنب ان يتوب منه ثم لا يعود فيه.(مسند احمد، رقم ۴۰۴۳)

"گناہ سے توبہ یہ ہے کہ انساں اس (گناہ) سے پلٹ آئے (یعنی ترک کر دے) اور پھر اس میں نہ پڑے۔"

توبہ درحقیقت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی تجدید کا اظہار ہے۔کہ انسان نے جس تعلق اور رشتے کو نافرمانی اور معصیّت کے ذریعے توڑ دیا تھا اب توبہ کے ذریعے اسے دوبارہ استوار کرلیا ہے۔

اجزائے توبہ

توبہ کے تین اجزا ہیں: جن میں سے پہلے کا تعلق علم سے متعلق ہے۔ توبہ نصوح کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ انسان کو اس بات کا مکمل ادراک اور معرفت ہونی چاہئے کہ گناہ و معصیت کے سبب وہ اپنے خالق حقیقی سے دوری اختیار کر رہا ہے اور یہ ترک تعلق اس کے سم قاتل ہے۔ دوسرے جز کا تعلق کیفیت سے ہے۔ جب انسان کو علم ہو جائے کہ اس کے گناہ کے باعث وہ اپنے مالک حقیقی کی غضب ناکی اور ناراضی مول رہا ہے تو اس کے دل میں بے چینی و بے قراری جنم لے گی جو بالآخر ندامت و شرمندگی کی کیفیت میں ڈھل جائے گی۔ سچی توبہ کے لیے سب سے پہلے اس بات کی معرفت ضروری ہے کہ گناہ خدا سے دوری کا باعث ہے۔ ہر وہ شخص جو خدا سے فی الواقع محبت رکھتا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے دل پر یہ بات بہت شاق گزرے گی کہ اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رب اس سے ناراض ہو گیا ہے۔ انسان کے اندر جب اس بات کی معرفت پیدا ہوتی اور اسے اس بات کا شعور ہوتا ہے تو اس کے اندر شدید ندامت اور پشیمانی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہی کیفیت شدّت اختیار کر جانے بعد توبہ کے تیسرے جز کی شکل اختیار کر لے گی یعنی عزم و ارادہ۔ اور یوں اس میں قوت ارادی جنم لے گی جس کے بل بوتے پر اپنی حیات مستعار میں سے ایسے

سبھی اعمال وافعال رذیلہ کو نکال باہر کرے گا۔ جو اسکے اور ربّ ذوالجلال کے تعلق کو کمزور تر کرتے ہیں۔اور تلافی مافات کے طور پر نیک اعمال میں جی جان سے جت جائے گا۔اور اپنے دل پر جمے گناہوں کی میل کچیل کو ندامت و شرمساری کے آنسوؤں سے دھونے کی ہر ممکن سعی کرے گا۔ توبہ تو وہ نور ہے جو دل و روح کے ان تاریک راہوں کو روشن کردے گا جو معصیت وگناہ کے مسلسل ارتکاب کے سبب نافرمانی و گمراہی کی تاریکیوں سے اٹ گئیں ہوں۔

استغفار اور توبہ میں فرق کیا ہے؟

توبہ اور استغفار باہم ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود جدا جدا ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ" ...(ھود:۵۲)

"گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع کرو اس کی طرف..."

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر استغفار اور توبہ ایک ہی حقیقت رکھتے تو اللہ جل جلالہ دونوں کو یوں الگ الگ بیان نہ فرماتے۔

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے: "عن ابن معقل قال دخلت مع أبي على عبدالله فسمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الندم توبة، فقال له : أبي أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الندم توبة قال : نعم" (إخرجه إحمد وابن ماجة ورواه الطبراني في الكبير وابن ماجة 3429.)

"(گناہ پر) پشیمان ہونا توبہ ہے۔"

یعنی توبہ ندامت اور شرمندگی کا نام ہے۔توبہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس

گناہ کو ترک دے، اگر گناہ کرنا نہیں چھوڑتا اور یہ صرف زبان سے توبہ اور استغفار کر رہا ہے، تو یہ سچی توبہ ہر گز نہیں ہے، اگرچہ استغفار کا ثواب تو انشاء اللہ مل ہی جائے گا۔

استغفار کا تعلق زبان سے ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا اپنی زبان کے ذریعہ رب العالمین سے بخشش و مغفرت مانگتا ہے۔ یعنی استغفار پڑھتا ہے " استغفر اللہ " استغفار کرنا اصل میں وہ راستہ ہے جو انسان کو توبہ کی طرف لے جاتا ہے۔ توبہ کا تعلق انسان کے دل سے ہے کیونکہ انسان اگر واقعی اپنے کسی گناہ پر نادم اور شرمندہ ہے تو پھر اس کا اپنے خالق حقیقی کی طرف رجوع کرنا اور آئندہ اس گناہ میں ملوث نہ ہونے کا عہد دل ہی سے ممکن ہوگا۔ توبہ کی تین شرطیں ہیں۔ پہلی یہ کہ " ترک معصیت یعنی گناہ کو چھوڑ دینا" دوسری یہ کہ " سرزد ہونے والے گناہ پر ندامت و شرمندگی کا واضح اظہار" اور تیسری یہ کہ " آئندہ کے لئے اس گناہ کا دوبارہ مرتکب نہ ہونے کا پختہ عزم"

"توبہ میں گذشتہ پر ندامت کے ساتھ آئندہ پرہیز کا پہلو غالب ہے اور استغفار میں جرم کی معافی کا پہلو غالب ہے۔" (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۶۷۲، مکتبہ شیخ الاسلام، دیوبند)

راغب اصفہانی اس طرح قلم بند کرتے ہیں۔ ”التوبہ ترک الذنب علی اجمل الوجوہ و ھوا بلغ وجوہ الاعتذار“ (مفردات راغب ۷۶).

اگر توبہ کے اندر مذکورہ بالا شرائط نہیں پائی جائیں گی تو توبہ کامل نہ ہو گی۔ جبکہ استغفار توبہ کے مقابلے میں عام ہے۔ کیونکہ اس میں اوپر بیان کی گئی شرائط ضروری نہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ انسان جب چاہے ہر حال میں استغفار کر سکتا ہے اور یہ بات فائدے سے خالی نہیں

کیونکہ استغفار کرنے کی یہی عادت انسان کو ایک دن حقیقی توبہ کی طرف لے جائے گی۔

علمائے حق بتاتے ہیں یوم حساب پر جب بندے موقع حساب میں لائے جائیں گے اور اس سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی تو ایک بدنصیب اور سیاہ بخت انسان کہے گا۔اے میرے پروردگار! میں ناداں و بے خبر تھااور اپنی شہوت وغضب کے ساتھ ساتھ خواہشات نفسانی کا اسیر (قیدی) تھا اور میں شیطان لعین کے پیدا کردہ وسوسوں کے سامنے بے بس اور مجبور تھا تو اللہ رب العزت جواب میں فرمائیں گے کیا تم پر کوئی ایسی ذمہ داری ڈال دی گئی تھی جو تمہاری قوت و استطاعت سے باہر تھی؟کیا میں نے توبہ کے بارے میں سخت شرائط اور قواعد و ضوابط لاگو کئے تھے؟ تو گنہگار انسان جواب میں عرض کرے گا۔

الھی ارحمنی اذ انقطعت حجتی وکل عن جوابک لسانی و طاش عند سؤالک...

(ابو حمزہ ثمالی)

خدایا! میری حالت پر رحم فرما تو نے میرے حیلہ وحجت کا خاتمہ کر دیا۔تجھے جواب دینے میں میری زبان کام نہیں کرتی تیرے سوالات سے میرے دل پر دہشت طاری ہوئی ہے اس لئے جواب سے قاصر ہے۔

گناہ انسان سے ہو جاتے ہیں اور اس میں کوئی دو آراء نہیں۔اصل مسئلہ سرزد کئے گئے گناہ وخطا کو تسلیم کرکے اللہ ذوالجلال والاکرام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے۔کہ الٰہی العالمین میں تیرا مجرم ہوں اور تجھی سے اپنی خطا وجرم کی معافی چاہتا ہوں۔ لیکن جو ایسا کرنے میں

لعیت ولعل سے کام لے وہ گناہ سے کہیں زیادہ گناہ گار ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دے رہا ہے اور توبہ و استغفار میں سبقت کے بجائے سستی سے کام لے کر اطاعت الٰہیہ کی بجائے سرکشی و نافرمانی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیاں فرماتے ہیں: " اللہ تعالیٰ کے نزدیک مطیع ترین (اطاعت گزار اور فرمانبردار) انسان وہ ہے جو اپنے نفس کو نصیحت کرے اور گناہ گار ترین وہ ہے جو اپنے نفس کو دھوکا دے۔ واقعتاً نفس کو فریب دینے والا خسارہ میں ہوگا۔" (خطبہ ۸۶۔۳)

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا" اے میرے بیٹے! توبہ کرنے میں دیر مت کرنا کیونکہ موت اچانک آئے گی۔" استغفار وہ دروازہ ہے جو توبہ کی طرف کھلتا ہے۔

وفي سنن ابن ماجة بسند جيد عن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ رضي الله عنه يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : " طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا "

اسی لئے کہا گیا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے نامہء اعمال میں استغفار کی کثرت پائے۔

عن الزبير بن العوام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال((من أحب أن تسره صحيفته فليكثر فيها من الاستغفار)) رواه الطبرانی فی الأوسط ورجاله ثقات وصححه الألبانی)

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ اس کو خوش کردے تو اس کو کثرت سے توبہ و استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :(من لَزِم الاستغفار جعل اللهُ له من كلّ ضيقٍ مخرجاً ، ومن كلّ همّ فرجاً ، ورزقه من حيث لا يحتسب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد: 1518)

يُرْوى عن لقمان عليه السلام أنه قال لابنه: "يا بُني، عوِّد لسانك: اللهمَّ اغفر لي؛ فإنَّ لله ساعات لا يردُّ فيها سائلاً".

حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ تم اپنی زبان کو " **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ** " کا خوگر (عادی) کرلو کیونکہ اللہ جل شانہ کی کچھ ساعتیں (گھڑیاں)

ایسی بھی ہیں۔کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔(چاہے دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وُلِدَ لِي ، قَالَ : " فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الِاسْتِغْفَارِ ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهَا ، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ وَيُكْثِرُ الِاسْتِغْفَارَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ . " (مسند ابی حنیفۃ روایۃ الحصکفی » كِتَابُ الطِّب وَفَضلِ المَرَضِ وَالرُّقَى وَالدَّعوَاتِ ... رقم الحدیث: 440)

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی، سرکار دوعالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کثرت استغفار اور صدقہ سے کہاں غفلت میں رہے؟ اس کی برکت سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی . اس آدمی نے کثرت سے صدقہ دینا اور استغفار کرنا شروع کردیا. حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ اس کی برکت سے اس کے ہاں نو (۹) "لڑکے" پیدا ہوئے.

قال الحسن البصري رحمه الله : "أَكْثِرُوا من الاستغفار في بيوتكم، وعلى موائدكم، وفي طُرقاتكم، وفي أسواقكم، وفي مجالسكم؛ فإنكم لا تدرون متى تنزل المغفرة".

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "اپنے گھروں میں، اور اپنے دستر خوانوں پر اور اپنے راستوں پر اور اپنے بازاروں میں اور اپنی مجلسوں میں کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ تم نہیں جانتے مغفرت کب نازل ہو جائے۔"

الّا ماشاء اللہ! ایک ہم ہیں کہ ہمیں انہی مقامات پر دنیاوی باتوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے ہم مہمل اور بیکار گفتگو سے حظ اٹھاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں علی الاعلان بیان کیا جا رہا ہے۔ "انسان خسارے میں ہے۔" اور ہم ہیں کہ خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

توبہ ایسی باعظمت نعمت اور قرآنی نظریہ

قرآن مجید میں لفظ "توبہ" اور اس کے دیگر مشتقات تقریباً ۸۷ مرتبہ ذکر میں آئے ہیں، جو اس مسئلہ عظمت واہمیت کا بین اور مسلمہ ثبوت ہے کہ توبہ واستغفار ایسی نعمتِ ربانی ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ توبہ ایسانور ہے جو دل تاریک میں جب گھر لے تو زمین وآسمان کی سعادتیں اس کے لئے اپنا دامن وا کر دیتی ہیں۔ جس شخص پر توبہ واستغفار ایسی رحمت ونعمت کے دروازے کھل گئے اس کی نیک بختی اور کامیابی وکامرانی میں کیا شبہ رہا۔

قرآن مجید میں توبہ کے سلسلہ میں بیان ہونے والے مطالب کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:۔

۱۔توبہ کرنا واجب ہے اس سے مفر نہیں

۲۔ حقیقی توبہ کا راستہ

۳۔توبہ کی قبولیت

۴۔توبہ سے روگردانی ہلاکت ہے

۵۔ قبولیتِ توبہ میں مزاحم ہونے والے اسباب

توبہ کرنا واجب ہے اس سے مفر نہیں

(يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ) (التحریم: 8)

"اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔"

(اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ۔۔۔۔۔۔) (ہود: 52)

"تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو۔"

وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ (النساء: ١٠٦)

اور اللہ سے مغفرت مانگتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے، بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ (النور: ٣١)

"اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ"

وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ (المزمل: ۲۰)

اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک اللہ بخشنے والا ہے، مہربان ہے۔

ان آیات مبارکہ کے معانی و مطالب پر غور و فکر سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ خطاکار انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خالق حقیقی، مالکِ جزاوسزا سے اپنی خطا و تقصیر کی معافی مانگے۔ کیونکہ ان آیات میں صیغہء امر وارد ہوا ہے۔ اور اصحاب اصول کے نزدیک امر وجوب کے لیے ہوا کرتا ہے، الایہ کہ کوئی قرینہ و سلسلہ ایسا موجود ہو، جو اسے وجوب کے معنی سے پھیر رہا ہو۔

علامہ قرطبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔

(واتفقت الامة على ان التوبة فرض على المؤمنين۔) " امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے شک توبہ مومنوں پر فرض ہے۔" (الجامع الاحکام القرآن: ۵/ ۹۰)

امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب " ریاض الصالحین " میں لکھتے ہیں:۔

(قال العلماء: التوبة واجبة من كل ذنب.)

" علماء اکرام کا کہنا ہے کہ ہر گناہ سے توبہ واجب ہے. "

ابن قدامہ المقدسی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔(الاجماع منعقد على وجوب التوبة لان الذنوب مهلكات مبعدات عن الله تعالىٰ فيجب الهروب منها على الفور.)

"توبہ کے واجب ہونے پر اجماع منعقد ہوا ہے کیونکہ گناہ (انسان کو) اللہ تعالیٰ سے دور کرنے اور ہلاک کرنے والے ہیں۔ پس فوری طور پر (گناہ سے) دور ہونا واجب ہے."

(مختصر منہاج القاصدین: صفحہ ۲۰۱)

اہلِ علم کا کہنا ہے کہ جب بندہ کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو یہ توبہ صرف اسی گناہ کے لیے ہوتا ہے جس سے وہ توبہ کر رہا ہے۔ اس کے بقیہ گناہ اس کے ذمہ باقی رہتے ہیں جب تک کہ وہ ان سے بھی توبہ نہ کرلے۔

حقیقی توبہ کا راستہ

اس حقیقت سے منہ نہیں موڑا جاسکتا کہ "توبہ" کوئی سادہ و سہل کام نہیں ہے، بلکہ اس کی کئی ایک معنوی اور عملی شرائط ہیں جن کو پورا کئے بغیر حقیقی توبہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "ریاض الصالحین" میں توبہ کی قبولیت کے لیے چار لازمی شرائط بیان کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"التوبة واجبة من كل ذنب فان كانت المعصية بين العبد و بين الله تعالىٰ لا تتعلق بحق آدمی فلها ثلاثة شروط: احدها ان يقلع عن المعصية والثانی ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم الا يعود اليها ابدًا فان فقداحد الثلاثة لم تصح توبته وان كانت المعصية تتعلق بآدمی فشروطها اربعة: هذه الثلاثة وان يبرأ من حق صاحبها ، فان كانت مالاً و نحوه رده اليه ... او طلب عفوه.(۱/۸) "

"ہر قسم کے گناہ کے بعد توبہ لازم ہے۔ اگر گناہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے باہمی معاملات سے متعلق ہے، جس میں کسی انساں کی کوئی حق تلفی نہیں ہوئی تو اس کی توبہ کے

لیے تین لازمی شرائط ہیں: ایک یہ کہ وہ گناہ کا یہ کام چھوڑ دے۔ دوسرے یہ کہ وہ اس گناہ میں ملوث ہونے پر شرمسار ہو اور تیسرے یہ کہ وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرلے کہ وہ اس گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہیں کرے گا۔۔ کسی توبہ میں ان تینوں میں سے کوئی ایک شرط بھی اگر مفقود ہو تو وہ توبہ صحیح نہیں ہو گی۔اس کے برعکس اگر معاملہ انسانی حقوق سے متعلق ہو تو اس میں ایک چوتھی شرط بھی پوری کرنی لازم ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ توبہ کرنے والا پہلے اپنے بھائی کے حق سے اپنے آپ کو بری کرے۔ چنانچہ اس نے اگر کسی کو کوئی مالی نقصان پہنچایا ہے تو وہ اس کا یہ نقصان پورا کرے ... یا اس سے اس نقصان کی معافی مانگے۔"

علمائے حق کے نزدیک کامل اور سچی توبہ میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ان کو پورا کئے بغیر توبۃالنصوح کا دعوی محض خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

ا۔ توبہ خالصتاً اللہ جل جلالہ کے حقیقی خوف اور تعظیم کے ہونی چاہئے۔

۲۔ جو کچھ اس سے سرزد ہو چکا وہ اس پر نادم اور دکھی ہو اور اسے احساس ہو کہ ایسے فعل کا ارتکاب اسے نہیں کرنا چاہئے تھا۔

۳۔ اسے فوراًاس معصیت اور گناہ سے کنارہ کش ہونا چاہئے۔

۴۔ اس عزم بالجزم کرنا ہو گا۔ کہ وہ اس گناہ کا دوبارہ مرتکب نہیں ہوگا۔ اور اس کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔

۵۔ اور یہ توبہ جانکنی سے پہلے ہو۔

توبہ کی قبولیت

اب یہ سوال انسانی اذہان میں جنم لیتا ہے کہ جب برائی و معصیت میں سر تا پا غرق انسان توبہ کے سلسلہ کے اللہ عزوجل کی اطاعت کا دم بھرنے لگتا ہے اور شرائط توبہ پر کماحقہ عمل پیرا ہوتا ہے، تو اللہ جل شانہ جس نے ہر تائب ہونے کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، وہ ضرور اس کی توبہ قبول کرلے گا اور بداعمالیوں کو بھی حسنات یعنی نیکیوں میں تبدیل کردے گا۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝ (سورہ الفرقان)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے،

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کی غلطی کا مؤاخذہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔" (صحیح مسلم)

ابن ابی العزرحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"توبہ گناہوں کی بخشش کا سبب اور مؤاخذہ سے بری کر دیتی ہے۔ اس میں امت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

توبہ سے روگردانی کرنا ہلاکت ہے

ہلاکت ہے ان کے لئے جو درِ توبہ سے منہ موڑتے ہیں اور ضلالت و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتے ہیں جہاں دائمی و ابدی ذلت اور عذابِ الیم ان شدت سے منتظر ہوتا ہے۔ اور یہی حال ان کا ہو سکتا ہے جو توبہ میں تاخیر کرنے کا خطرہ مول لیتے ہیں۔ سامان ہے سو برس کا پل کی خبر نہیں کے مصداق کیا خبر موت کس لحہء بے خبری میں آلے۔ اور موت کا فرشتہ دیکھنے کے بعد توبہ کی توفیق نہ ملے۔ اور غضبِ الٰہی آن پکڑے پھر اس پکڑ سے جائے نجات کہاں۔

وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝۱۸ (النساء: ۱۸)

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

قال لقمان الحکیم: لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِي بَغْتَةً (تفسیر الدر المنثور، ج٦، ص ۴۵۴؛ لقمان حکیم کی نصیحتیں، ص ۱۰۴)؛

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: توبہ میں تاخیر سے کام نہ لینا کیونکہ موت یقیناً اچانک آجاتی ہے۔

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

کیاانسان خیال کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟

وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾

"اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو، اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو کہ کہیں

کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس !ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں ہنسی بنایا کرتا تھا یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا، یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے کہ میں نیکیاں کروں".

توبہ کل پر نہ ڈالو "ھلک المسوفون"

ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں عنقریب ہم توبہ کر لیں گے۔

جو لوگ گناہ کے مرتکب ہو جانے کے بعد بھی توبہ کرنے سے کنی کتراتے ہیں۔وہ سراسر خسارے میں رہیں گے۔ان کا گناہوں پر ڈٹے رہنا ناعاقبت اندیشی کے سوا کچھ بھی نہیں ۔اب مہلت اور وقت میسر ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝١٦

" کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت فاسق ہیں" (الحدید: ۱۶)

توبہ واستغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت وبرکات کانزول ہوتا ہے۔جو گناہ کرکے بھی اللہ رب العزت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔کہ اپنی خطا اور گناہ کی معافی مانگ لیں۔ جب کہ اللہ رب العزت انہیں دعوت دے رہے ہیں۔

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۴ (المائدہ)

تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے، اور اللہ بخشنے والا مہربان،

ایسے افراد کی نادانی وحماقت کا کیا کیجئے جو جانتے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کریم ہے اور رحیم بھی۔لیکن یہ کم عقل لوگ اس کی طرف قدم نہیں اٹھاتے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے۔

وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو،"

بزرگانِ دین مختلف انداز میں بنی نوع انسان کو نیک عمل کرنے اور غفلت چھوڑ دینے کی تلقین کرتے رہے ہیں کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اسے عیش وعشرت کی نذر نہیں کردینا چاہیئے۔کیا خبر اس غفلت کی کیا سزا ملے۔خوابِ غفلت جاگ کر عمل کو پکڑ۔

اُٹھ جاگ گُھراڑے مار نہیں، ایہ سَون تِرے درکار نہیں

کِتّھے ہے سُلطان سِکندر؟ مَوت نہ چھڈے پیغمبر

سَبّے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر، کوئی ایتھے باندار نہیں

جو کُجھ کر سَیں، سو کُجھ پاسَیں، نہیں تے اوڑک پچھّوں تا سَیں

سُونجی سُونج ونگوں کُرلاسَیں، کھنباں باجھ اُڈار نہیں

بُلّھا! شوہ بِن کوئی ناہیں، ایتھے اوتھے دوئیں سَرائیں

سنبھل سنبھل قدم ٹکائیں، پھیر آوَن دُوجی وار نہیں

اُٹھ جاگ گُھراڑے مار نہیں، ایہ سَون تِرے درکار نہیں

(بلھے شاہ)

آخری سانس کے وقت کی گئی توبہ نا مقبول ہے

وَ لَیۡسَتِ التَّوۡبَۃُ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَہُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّیۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیۡنَ یَمُوۡتُوۡنَ وَ ہُمۡ کُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۸﴾ (النساء: ۱۸)

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

توبہ صرف اہل ایمان کی قبول ہے

وَ یَتُوۡبَ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۳﴾

اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمان مرد اور عورتوں کو توبہ تائب ہونے کے کتنی فیاضی سے کام لیا اور انہیں مہلت عظیم سے نوازا

عَنْ أُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْسَجِيَّةِ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ " : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا إِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِإِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْ ذَنْبِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُعَذِّبْهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " کوئی مسلمان ایسا نہیں جو گناہ کا کام کرتا ہے مگر فرشتہ تین ساعات تک اس کا گناہ لکھنے سے رکا رہتا ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپنے گناہ سے توبہ کر لے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔اور روزِ قیامت اسی گناہ کا عذاب بھی نہ ہو گا۔" (مستدرک الحاکم بروایت حضرت ام عصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : " للجنة ثمانية أبواب ، سبعة مغلقة وباب مفتوح للتوبة حتى تطلع الشمس من نحوه"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ

کرنے والوں کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا۔ جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو جائے۔ (مستدرک الحاکم)

(حديث موقوف) وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : " إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا قِبَلَ الْمَغْرِبِ ، عَرْضُهُ سَبْعُونَ عَامًا ، ثُمَّ لا يُغْلِقُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ کھولا ہے، جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک کہ سورج وہاں (یعنی مغرب) سے طلوع نہ ہو جائے۔" (بخاری فی التاریخ بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وعن صفوان بن عسال رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من قبل المغرب لبابا مسيرة عرضه أربعون عاما أو سبعون سنة فتحه الله عز وجل للتوبة يوم خلق السماوات والأرض فلا يغلقه حتى تطلع الشمس منه

(رواہ الترمذی فی حدیث البیہقی واللفظ لہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " بے شک مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیا کھولا ہے۔ جس کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے اور یہ اس وقت سے کھلا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو تخلیق کیا تھا۔ اس لئے اللہ رب العزت اس (دروازے) کو بند بھی نہیں کرے گا۔ جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ (ابن حبان. بروایت حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وروي عن الضحاك أنه قال: كل ما كان قبل الموت فهو قريب۔

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے" یعنی ہر وقت جو موت سے پہلے ہو قریب ہے۔"

قال ابن عباس رضي الله عنهما عن قوله تعالى من قريب أي قبل المرض والموت , وقبل المعاينة للملائكة ،،،،،،،

امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جس شخص نے (موت کے) فرشتوں کو دیکھنے سے پہلے توبہ کرلی وہ اس کی عنقریب توبہ ہے۔

ان اللہ یقبل توبة العبد ما لم یغرغر . (ترمذی، رقم ۳۴۶۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ (جان کنی کی) خرخراہٹ نہ شروع ہو۔ (ترمذی)

یعنی آخری سانس کے وقت کی گئی توبہ غیر مقبول ہے

قبولیتِ توبہ میں مزاحم ہونے والے اسباب

اس انسان کی حرماں نصیبی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے کہ جو توبہ و استغفار تو کرنے کی سعی تو کرے لیکن اس کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہ کی جائے اور اسے بارگاہِ رحمت و رافت سے راندہء درگاہ کر دیا جائے۔ ادائیگی حقوق الٰہی و حقوق العباد سے جان بوجھ کر گریز کرنا اور اللہ جل شانہ کی نافرمانی پر ڈٹے رہنا۔ اخروی جزاوسزا کے تصور کا مذاق اڑانا۔ گناہوں کو حقیر اور معمولی گردان کر کفر پر جمے رہنا ایسے کام ہیں جو قبولیت توبہ کی راہ میں مزاحم ہوتے ہیں۔

توبہ نہ کرنے کے اسباب و وجوہات

متاع زیست قلیل اور دنیا فانی کی زندگانی فقط ایک دھوکہ ہے اور فرمان ربانی ہے۔اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ (بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے)" لیکن انسان ہے کہ بس اپنے حال و کھال میں مست ہے۔ وہ اس بات سے اغماض برت رہا ہے کہ بہت جلد اس کا یوم حساب آنے والا ہے۔اور اسے خالقِ حقیقی کے حضور پیش ہو کر اپنی دنیاوی زندگی کا حساب بھی دینا ہے۔اس حیاتِ مستعار میں انسان ان گنت اور بے شمار خطاؤں کا ارتکاب کرتا ہے۔اور ان کے نتیجے کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ اب اگر توبہ کیے بغیر اس دنیا سے رخصت ہولیا تو عذابِ لعین اس کا منتظر ہوگا۔ توبہ واستغفار تو عطائے ربانی ہے اس کے قہر و غضب سے بچنے کی ایسی ڈھال کہ جسے حاکم الحاکین غفورالرحیم نے خود عطا فرمایا۔ امت مسلمہ کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہوگی کہ باب توبہ ہر لمحے کھلا ہے اور اللہ جل شانہ نے جسے توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرما، انشاء اللہ وہ نعمت مغفرت سے بھی محروم نہیں رہے گا۔

اس انسان کی بد بختی و بد نصیبی میں کیا شائبہ جو عطائے ذوالجلال کو ٹھکرا دے اور قہر الٰہی کو اپنا مقدر بنالے۔انسان جسے اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ جسے خیر و شر کی تمیز عطا کی گئی پھر بھی اگر وہ قعر مذلت میں گرنا چاہے تو اسے اس کی حرماں نصیبی و بے وقوفی نہ کہا جائے تو اسے کیا نام دیا جائے۔آخر انسان لذت گناہ ہر اس قدر مصر کیوں کہ توبہ و استغفار کی طرف اس کا

دھیان ہی نہیں جاتا۔ وہ اسباب کون سے ہیں جنہوں نے اس کی آنکھوں پر خواب غفلت کی پٹی باندھ رکھی ہے۔ وہ اسباب و وجوہات کچھ یوں ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے لئے سامانِ بدبختی بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ آخرت پر یقین و ایمان کا نہ ہونا

۲۔ شہوات نفسانی کے چنگل میں گرفتار ہونا

۳۔ فلسفہء نو نقد نہ تیرہ ادھار پر عمل پیرا ہونا اور اجر آخرت کو وعدہ فردا گردانتے ہوئے عیش و عشرت کو ہی حرزِ جان بنالینا

۴۔ ارادہء توبہ کے باوجود تساہل و سستی سے کام لینا۔ اور خواہشات نفسانی کے سبب عمل توبہ پر قادر نہ ہو پانا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے ارماں میرے لیکن پھر بھی کم نکلے

۵۔ کثرت گناہوں کے باعث رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو کر تباہ و برباد ی کے راستے پر بگٹٹ بھاگتے جانا

٦۔ تائب ہوئے بغیر رحمتِ الٰہیہ سے انتہائی گمان رکھنا کہ اللہ جل جلالہ اپنی رحمت سے بخش دے گا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے۔ اور اس حقیقت سے نظر چرا لینا کہ وہ مالکِ یوم الدین بھی ہے جو جزا و سزا کا ملک بھی ہے۔ کیا خبر اس نے کیا فیصلہ لے رکھا ہو۔

میرے بھائیو! خوابِ غفلت سے جاگو اور عمل خیر کی طرف سبقت لے جانے والے بنو۔ لذت گناہ کے عوض ملنے والی نارِ جہنم کا ذرا تصور تو کر کے دیکھو تو پل بھر میں لذت گناہ کا نشہ ہرن ہو جائے گا۔ نار جہنم میں گرفتار وہی ہونگے جو عمل توبہ و استغفار کو حقیر گردان کر اس سے صرفِ نظر کرتے رہے۔ اس پیشتر کہ پیغام اجل آن پہنچے عطائے ربانی کو اپنا لو۔ جوش جوانی اور حرص و ہوا میں مبتلا ہو کر فکر آخرت کو فراموش مت کرو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے جبینِ نیاز خم کر دو اور بڑھاپے کا انتظار نا کیجیو کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے توبہ تائب ہونے میں۔

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لے جاؤ گے
تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور اس میں سکھ بھی پاؤ گے
اور ایسی دولت چھوڑ کے تم گر خالی ہاتھوں آؤ گے!
کچھ بات نہیں بن آئے گی، گھبراؤ گے پچھتاؤ گے
تن سوکھا، کبڑی پیٹھ ہوئی، گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا، چلنے کی فکر کرو بابا (نظیر اکبر آبادی)

ایاشا بالرب العرش عاصی

اندری ماجزاء ذوی المعاصی

سعیر للعصاۃ لہا زفیر

وغیظ یوم یوخذ بالنواصی

فان تصبر علی النیران فاعصہ

والاکن عن العیان قاصی

وفیما قد کسبت من الخطایا

رھنت النفس فاجھد فی الخلاصی

1۔اے اللہ رب العزت کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے ؟

2۔ نافرمانوں کیلئے چنگھاڑتی ہوئی جہنم ہے اور روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی ہے۔

3۔اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک [144] گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے باز آ جا۔

4۔ تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو گروی رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

توبہ واستغفار اور فرامین الٰہی

اللہ رب العزت جو ارحم الراحمین ہے، غفور الرحیم ہے، تواب الرحیم ہے، جو خود فرماتا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍالأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاعَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي "۔(رقم : ۱۸۹) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:'' جب اللہ عز و جل نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''[144]

حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلا مَنْ عَافَيْتُ، فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ، وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ،وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلا مَنْ هَدَيْتُ،فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلا مَنْ أَغْنَيْتُ، فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ، وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي ـ لَمْ يَزِدْ فِي مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشْقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي ـ لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحُ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا، فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ ـ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ، فَغَمَسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ، مَاجِدٌ عَطَائِي كَلامٌ، إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ "ـ

(ت/صفة القيامة ۴۸ (۲۴۹۵)، (تحفة الأشراف: ۱۱۹۶۴)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو سوائے اس کے جسے میں بچائے رکھوں، تو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں معاف کردوں گا، اور تم میں سے جو جانتا ہے کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہو ں اور وہ میری قدرت کی وجہ سے معافی چا ہتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں ، تم سب کے سب گم راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں ، تم مجھ ہی سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سب کے سب محتاج ہو سوائے اس کے جس کو میں غنی (مالدار) کردوں، تم مجھ ہی سے مانگو میں تمہیں روزی دوں گا ،اور اگر تمہارے زندہ ومردہ، اول و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں، اور میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا، اور اگر یہ سب[144] مل کر میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ بدبخت کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہو گی، اور اگر تمہارے زندہ و مردہ، اوّل و آخر اور خشک و تر سب جمع ہو جائیں ،اور ا ن میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی آرزوئیں پہنچیں، تو میری سلطنت میں کوئی فرق واقع نہ ہوگا، مگر اس قدر جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے پر سے گزرے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے

ہے کہ میں سخی ہوں ، بزرگ ہوں ، میرا دینا صرف کہہ دینا ہے، میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ''ہوجا'' اور وہ ہوجاتی ہے۔

اللہ عزوجل اپنے لکھے ہوئے پر قادر ہے کہ جب چاہے اور جیسے چاہے سب کچھ بدل دے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم کو بدل سکے۔ وہ حاکم الحاکمین ہے۔ سبھی کچھ اس کے قبضہ واختیار میں ہے۔ وہ قہار بھی ہے اور جبار بھی۔ اور مالک یوم الدین ہونے کے سبب عفوورحم اور درگزر سے کام لیتے ہوئے جسے چاہے معاف فرمادے، بخش دے اور اعلیٰ مقام سے نواز دے (اللہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے۔

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۝۲۸۴

پھر اسے اختیار ہے، جسے چاہے، معاف کر دے اور جسے چاہے، سزا دے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (البقرۃ)
144

دوسری طرف قہار وجبار، مالک الملک ہونے کے ناطے اگر وہ حساب کتاب کاارادہ کرلے تو کوئی اس کے ارادے میں مزاحم نہیں ہوسکتا۔ ساری طاقت وقدرت رکھنے کے باوجود وہ کتنا رحیم اور کریم ہے کہ اپنی مخلوقات بالخصوص انسان سے ستّر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔

سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے جن میں سے ایک عورت کو ہم نے دیکھا کہ وہ دوڑتی چلی آرہی ہے۔اس نے قیدیوں میں ایک بچے کو دیکھا تو اسے اٹھایا اور اپنے پیٹ سے چمٹا کر دودھ پلانے لگی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہرگز نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس قدر یہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔“ (متفق علیہ)

اللہ تبارک تعالیٰ چونکہ رحیم اور کریم ہے اور اس کے علم میں ہے کہ انسان کا فی الواقع گناہوں سے اجتناب کرنا محال ہے ناممکن ہے (علاوہ ان کے جنہیں اللہ جل شانہ نے اپنے خصوصی رحم وکرم سے گناہ و معصیت کے ارتکاب سے محفوظ و مامون رکھا ہے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ اکرام)

اہل بصیرت اور ارباب نظر اس دلفگار حقیقت144 سے انکار نہیں کرسکتے کہ سرشت انسانی ہے کہ گناہ اس سے سرزد ہوجاتے ہیں۔انسان چونکہ سہو و خطا کا پتلا ہے اور خواہشات نفسانی کے زیر اثر دانستہ و نادانستہ وہ خطا و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔اور اس کے اعضائے جسمانی و روحانی بدنی و باطنی، اس کی حرکات و سکنات، اقوال و افعال کہیں نہ کہیں آلودگیِ معصیت کا شکار ہو ہی جاتے ہیں۔ حیاتِ مستعار میں کسی بھی انسان کا اپنے آپ کو خطا و گناہ کی آلائشوں سے پاک و صاف رکھنا انتہائی محال ہے۔

انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی شفقت و رحمت کا یہ عالم ہے کہ انسان کو اپنے کلام مجید کے ذریعے وہ خود سکھا رہا ہے کہ اس کے غیض و غضب سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔اور کس طرح اس کی رحمت کے بحر بیکراں سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔اور رحمت بے پایاں کا نام ہے توبہ و استغفار۔

خوش بخت انسان وہی ہے۔جو اللہ جل شانہ کی اس نعمت عالیہ کی قدر و منزلت کو پہچانے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان ظاہری و باطنی آلائشوں اور بیماریوں سے منزہ و پاک رکھنے کے لئے بہترین اور تیر بہدف نسخہ عطا فرمایا۔تاکہ انسان اس کے لامتناہی عفو و رحم اور مغفرت کا سزاوار ٹھہرے۔ بابِ توبہ اور درِ رحمت ہمہ وقت کھلا رہتا ہے۔جب چاہو اسے پکالو جو ہر پکار کو سننے والا ہے، ہر دکھ درد کا مداوا کرنا اسی کو زیبا ہے۔ بابِ توبہ و رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر یہ بند ہو جائے تو کوئی روح بالخصوص انسان نجات کی نعمت سے بہرہ ور نہ ہو سکے۔ نجات دائمی کے لئے انسانی اعمال کافی نہیں ۔ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات و مغفرت صرف اور صرف رحمتِ الٰہیہ کے تحت منحصر ہے۔

بقول میاں محمد بخش رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ !

جے ویکھاں اپنے عملاں ولے تے کجھ نیوں میرے پلے
تے جے ویکھاں تیری رحمت ولے تے بلے بلے بلے

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اِذَا رَأَیْتُ ذُنُوْبِیْ فَزِعْتُ وَاِذَا رَأَیْتُ کَرَمَکَ طَمِعْتُ۔

(دعائے ابو حمزہ ثمالی)

حضرت علی ابن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : میرے خدا! میرے مولا! میرے آقا! جب میری نظر اپنے گناہوں پر پڑتی ہے تو مجھ پر خوف وہراس طاری ہو جاتا ہے لیکن جوں ہی میری نگاہ تیری طرف اٹھتی ہے، تیری رحمت کو دیکھتا ہوں، تو میرے دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اچیاں شاناں والے

رحم کریں تے بخشے جاون میں ورگے منہ کالے

دائمی نجات اور خوشی کا حصول

انسان کی دائمی نجات اور خوشی کس طرح ممکن ہے اور اپنے خالقِ حقیقی کی خوشی ورضا پانا انسان کے لئے کیونکر ممکن ہے ۔ اس کا ایک ہی خالص اور بے عیب طریقہ تعلیماتِ الٰہیہ اور سرکار دوعالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہء حسنہ سے ملتا ہے۔ اس کا حوالہ ہمیں قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بکثرت ملتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۞ (البقرہ: ۳۷)

پھر سیکھ لیے آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) نے اپنے رب سے کچھ کلمے (عاجزی اور معافی کے) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اہلِ ایمان و اہلِ تقویٰ پر بھی توبہ و استغفار فرض ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے

نَبِّئۡ عِبَادِیۡۤ اَنِّیۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیۡ ہُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِیۡمُ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان۔اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔ (الحجر: ۴۹-۵۰)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝ (آل عمران: ۱۳۵)

"جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر معافی طلب کرتے ہیں۔ اور فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کے س پر اصرار نہیں کرتے۔"

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۝ (النساء: ۱۷)

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے،

وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ (النساء:۱۱۰)

"جو شخص کوئی برائی کرے یا (گناہ کا ارتکاب کرکے) اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرلے تو وہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی بخشنے والا، بے حد مہربان پائے گا۔"

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ (المائدہ: ۳۹)

"تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ (الانعام: ۵۴)

"اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے کہ تم میں

جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

وَالَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۝ (الاعراف: ۱۵۳)

"اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔"

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ۝ (التوبہ: ۱۰۴)

"کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنی دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ۝ (النحل: ۱۱۹)

"پھر بیشک تمہارا رب ان کے لیے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔"

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ۠ (محمد: ۱۹)

"تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا۔"

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم: ۸)

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے

نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے دہنے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔"

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر: ۳)

"تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (الانفال: ۳۳)

"اور جب تک وہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔"

توبہ واستغفار احادیث مبارکہ کی روشنی میں

اک مسلمان صاحبِ ایمان کی خوش بختی کا اس سے بڑا ثبوت اور مظہر کیا ہو گا کہ جب وہ کبھی گناہوں (صغیرہ ہوں یا کبیرہ) ارتکاب کر بیٹھے تو اس کی رہنمائی ورہبری کے واسطے اک طرف جہاں خود ارحم الراحمین نے اپنے کلام صادقہ کو نازل فرمایا وہیں دوسری طرف اپنے سب سے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا جن کی سیرت طیبہ ہر انسان کے لئے حصول رضائے الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ بنی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ
[144]
مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ". (اخرجه مالك (214/1، رقم الحديث: 498)، واحمد (487/2، رقم الحديث: 10318)، والبخاري (384/1، رقم الحديث: 1094)، ومسلم (521/1، رقم الحديث: 758) وابو داود (34/2، رقم الحديث: 1315)، والترمذي (526/5، رقم 3498

الحديث:) وقال : حسن صحيح . وابن ماجہ (435/1 ، رقم الحديث: 1366) . واخرجہ ایضًا : عبد اللہ بن احمد فی السنۃ (480/2 ، رقم 1102 الحديث:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات ، جب رات کا تیسرا حصہ باقی ہوتا ہے آسمانِ دنیا پر تشریف لاتا ہے اور فرماتا ہے ! کون ہے جو مجھ سے دعا کرتا ہے؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے (دنیا و آخرت کی بھلا ئیاں) مانگتا ہے؟ کہ میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے؟ کہ میں اسے بخش دوں"

وأخرج البخاري ومسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول { إن عبدا أصاب ذنبا فقال يا رب إني أذنبت ذنبا[144] فاغفره لي ، فقال له ربه : علم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به فغفر له . ثم مكث ما شاء الله ثم أصاب ذنبا آخر وربما قال ثم أذنب ذنبا آخر فقال يا رب إني أذنبت ذنبا آخر فاغفره لي ، قال ربه : علم عبدي أن

له ربا يغفر الذنب ويأخذ به فغفر له . ثم مكث ما شاء الله ثم أصاب ذنبا آخر وربما قال ثم أذنب ذنبا آخر فقال يا رب إني أذنبت ذنبا فاغفره لي ، فقال ربه : علم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به فقال ربه : غفرت لعبدي فليعمل ما شاء }

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا اے میرے پروردگار ! میں تیرا ہی گناہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر بندہ رکا رہا (گناہ کرنے سے) جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور پھر اس (بندے) نے گناہ کیا اور عرض کیا۔ میرے رب ! میں نے دوبارہ گناہ کرلیا، اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلے میں سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ جل شانہ نے چاہا بندہ گناہ سے باز رہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے میرے رب ! میں نے ایک بار پھر گناہ کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا

ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے۔اور اس (گناہ) کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین مرتبہ ، پس اب جو چاہے عمل کرے۔(صحیح بخاری: حدیث،۷۵۰۷۔ صحیح مسلم ح،۲۷۵۸)

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ　　گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہ مادر گہ نومیدی نیست　　صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ابو سعید ابوالخیر

باز آ جاؤ باز آ جاؤ جو کچھ بھی تم ہو باز آ جاؤ، اگر کافر ہو، آتش پرست ہو یا بت پرست ہو تب بھی باز آ جاؤ، ہمارے پروردگار کا دربار ناامیدی کا دربار نہیں، اگر سو بار بھی توبہ توڑ چکے ہو۔ پھر بھی باز آ جاؤ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَحَدُنَا يُذْنِبُ ، قَالَ : كُتِبَ عَلَيْهِ " ، قَالَ : ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ؟ قَالَ : " يُغْفَرُ لَهُ ، وَيُتَابُ عَلَيْهِ " ، قَالَ : فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ ؟

قَالَ : " يُكْتَبُ عَلَيْهِ ، وَلا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا " . هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .

جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا:"اے اللہ کے رسول !(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم میں سے کوئی آدمی گناہ کرتا ہے (تو اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔؟)" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"(وہ گناہ) اس (بندے) کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے"۔ آدمی کہنے لگا:"پھر وہ اس سے توبہ کر لیتا ہے (تو کیا اسے معافی مل جاتی ہے۔۔؟)"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"اس آدمی کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے"۔ وہ شخص کہنے لگا:"بندہ (اگر) دوبارہ گناہ کرے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" وہ گناہ اس کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ (معاف کرنے سے) کبھی نہیں اکتاتا لیکن تم اکتا جاتے ہو"۔ (مستدرک امام حاکم: ح، ۷۷۳۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ : " لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ , ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنی غلطیاں (گناہ) کرو کہ تمہاری غلطیاں آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو اللہ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے گا. (سنن ابن ماجہ 4246 ابواب الزھد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کریم ایک نیک شخص کے درجات کو جنت میں بلند فرمائے گا۔ تو وہ کہے گا۔اے میرے پروردگار ! یہ درجات کی بلندی میرے کس عمل وجہ سے ہوئی؟ اللہ فرمائے گا تیری اولاد کے تیرے لئے استغفار کی وجہ سے"۔(مسند احمد:ج،۲۔ ص،۵۰۹)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہے:

(وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ) (مسلم: 2749)

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے (اور اللہ تعالیٰ سے معافی نہ مانگتے) تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے دوسرے لوگوں کو لے آتا جو گناہ کرتے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے تو وہ انھیں معاف کر دیتا۔"

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لِيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوِ الْمُسِيءِ، فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا، وَإِلا كُتِبَتْ وَاحِدَةً " (رواہ الطبرانی وغیرہ، وقال الالبانی : حدیث حسن، انظر حدیث رقم: 2097 فی صحیح الجامع)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

"بے شک بائیں طرف والا فرشتہ چھ گھڑیوں تک اپنا قلم اس مسلمان بندے سے روکے رکھتا ہے جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔ چنانچہ اگر وہ شرمندہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو وہ اپنا قلم رکھ دیتا ہے (اور گناہ نہیں لکھتا) اور اگر وہ استغفار نہ کرے تو ایک ہی گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔" (رواہ الطبرانی فی الکبیر وحسنہ الالبانی)

درد مندان گنہ را روز و شب

شربتے بہتر ز استغفار نیست

گناہ کے دردمندوں کے لئے دن رات استغفار (کرنے) سے بڑھ کر (بہتر) کوئی شربت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ ".

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ نیکیوں میں بڑھ جائے اور اگر وہ خطا کار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔'' (متفق علیہ)

فرمان باری تعالیٰ ہے

وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِيْ وَ سِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ .....

(الأعراف: 156-157)

" اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ لہٰذا جو لوگ متقی ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اور ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ان کے لیے میں رحمت ہی لکھوں گا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی اطاعت کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہیں۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

(الزمر:53-55)

"تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے، اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو، اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو"

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِن أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِه بِأَرْضِ فَلاَةٍ، فَانفَلَتَتْ مِنهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِه، فَبَينَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِى وَأَنَا رَبُّكَ، أَخطَأَمِنْ شِدَّةِالفَرَحِ) (مسلم: 2747)

" اللہ کا بندہ جب توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بیابان زمین میں اپنی سواری پر جارہا ہو، پھر وہ چپکے سے کہیں چلی جائے اور اس پر اس آدمی کے کھانے پینے کا سامان بھی ہو، پھر وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے تلے آکر لیٹ جائے اور وہ اپنی سواری سے بالکل مایوس ہو چکا ہو (بلکہ اسے اپنی موت کا یقین ہو چکا ہو) پھر اچانک وہ سواری اس کے سامنے آکر کھڑی ہو جائے اور وہ اس کی نکیل کو تھام لے اور فرطِ مسرت میں اس کے منہ سے یہ الفاظ نکل جائیں کہ اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب، یعنی شدید خوشی کے عالم میں وہ غلطی کر جائے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , قَالَ : " إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ , إِذَا وَجَدَهَا "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا " اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اتنا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کے ملنے سے خوش ہو۔ " (سنن ابن ماجہ 4245 ابواب الزہد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو شخص ایک نیکی کرے میں اسے اس جیسی دس یا اس سے بھی زیادہ نیکیاں دوں گا۔ اور جو شخص ایک برائی کرے میں اس کے بدلے میں ایک ہی برائی کا بوجھ اس پر ڈالوں گا یا اسے معاف کر دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو آدمی ایک ہاتھ کے برابر میرے قریب آئے تو میں دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو شخص میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اور جو شخص میرے پاس زمین کی مٹی کے برابر گناہ لے کر آئے گا لیکن اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا ہو گا تو میں زمین کی مٹی کے برابر مغفرت کے ساتھ ہی اس سے ملاقات کروں گا۔" (رواہ مسلم)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

" جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں۔اور اس کے اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں۔ حتّٰی کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں کوئی گواہ نہیں ہو گا۔

(ترغیب عن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر ((اللہ سے دعائے بخشش مانگتے)) اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان." (النساء : ٦٤)

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کی غلطی کا مؤاخذہ نہیں ہوتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔" (صحیح مسلم)

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ عز وجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا۔ (رواہ مسلم: ۲۷۵۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دست شفقت پھیلاتا ہے، تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کرے اور اسی طرح اپنا رات کو دن کو پھیلاتا ہے، تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے" (یعنی قیامت کا دن آجائے)۔

قال إن ربك ليعجب من عبده إذا قال رب اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب غيرك وفي الباب عن ابن عمر رضي الله عنهما قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح

پروردگار اپنے بندے پر (رحمت و محبّت کے سبب) تعجب فرماتا ہے، جب وہ (بندہ) کہتا ہے: اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ (جامع الترمذی "كِتَاب الدَّعَوَاتِ" بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ النَّاقَةَ، رقم الحديث: 3392)

حدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم واللفظ لعثمان قال إسحق أخبرنا وقال عثمان حدثنا جرير عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن الحارث بن سويد قال دخلت على عبد الله أعوده وهو مريض فحدثنا بحديثين حديثا عن نفسه وحديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لله أشد فرحا بتوبة عبده المؤمن من رجل في أرض دوية مهلكة معه راحلته عليها طعامه وشرابه فنام فاستيقظ وقد ذهبت فطلبها حتى أدركه العطش ثم قال أرجع إلى مكاني الذي كنت فيه فأنام حتى أموت فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستيقظ وعنده راحلته وعليها زاده وطعامه وشرابه فالله أشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا يحيى بن آدم عنقطبة بن عبد العزيز عن الأعمش بهذا الإسناد وقال من رجل بداوية من الأرض

وحدثني إسحق بن منصور حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش حدثنا عمارة بن عمير قال سمعت الحارث بن سويد قال حدثني عبد الله حديثين أحدهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر عن نفسه فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله أشد فرحا بتوبة عبده المؤمن بمثل (حديث جرير صحيح مسلم » كتاب التوبة » باب في الحض على التوبة والفرح بها)

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پتہ ہے۔ توبہ کرنے والے سے اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوتے ہیں پھر خود ہی مثال دی اور فرمایا ایک شخص بیابان جنگل میں سفر کر رہا تھا اونٹ پر اس کا زاد راہ تھا۔ کہ تھکاوٹ کی وجہ سے اس کو نیند آنے لگی اور وہ ستانے کے لئے لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد اٹھ کر دیکھا تو اونٹ نہ تھا۔ تلاش بسیار کے بعد بھی نہ ملا تو اب تھک ہار کے لیٹ گیا اور موت کا انتظار کرنے لگا کہ اس کی پھر آنکھ لگ گئی اچانک اس کی آنکھ جب کھلی تو اونٹ سامنے پایا تو خوشی سے بے اختیار کہنے لگا کہ اے اللہ تو میرا بندہ میں تیرا رب (اللھم انت عبدی وانا ربک)، فرمایا خوشی میں اس کو سمجھ نہ آئی کیا کہہ بیٹھا ہے، اور فرمایا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو خوشی ہوتی ہے جب اس کا بندہ اس کے سامنے توبہ کرتا ہے۔

توبہ واستغفار اور معمولاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " وَاللَّهِ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً " .

(صحیح البخاری۔ کتاب ۸۰ حدیث ۶۳۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کی قسم! میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں " میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو "اَسْتَغْفِرُ اللہ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

(سنن النسائی)

عَنِ الأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : " إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي ، وَإِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ " (رواه مسلم)

حضرت اِغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں بھی غفلت کا اثر ہو جاتا ہے، میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو مرتبہ "رب اغفرلی، وتب علی، انک انت التواب الرحیم" (اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرمالے، بلاشبہ تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے) پڑھتے ہوئے شمار کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے "استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ" پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، چاہے وہ جنگ سے بھاگ کر آیا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

بہترین دعا استغفار ہے۔[رواہ الحاکم فی تاریخہ عن علی، الجامع الصغیر السیوطی - الصفحۃ او الرقم: ۴۰۰۶ ، خلاصۃ حکم المحدث: صحیح]

اور دوسری روایت میں ہے :

أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لا يَحْتَسِبُ "

جن نے لازم (پابند) کیا بخشش مانگتے رہنا) ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل آسان فرمادیں گے اور ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچے گی جہاں اس کا وہم و گمان تک نہ جائے گا. (السنن الکبری للنسائی: كِتَابُ الزِّينَةِ: الإِكْثَارُ مِنَ الاسْتِغْفَارِ، رقم الحدیث: ۹۸۵۳)

رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :(من لَزِم الاستغفار جعل اللهُ له من كلّ ضيقٍ مخرجاً ، ومن كلّ همّ فرجاً ، ورزقه من حيث لا يحتسب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار میں پابندی کرے گا، اللہ تعالیٰ

اس کی ہر تنگی کو دور کر دے گا اور ہر غم سے خلاصی دے گا اور اس کو روزی ایسی جگہ سے دے گا جہاں سے اس کو خیال بھی نہ ہو گا۔ (ابوداؤد: ۱۵۱۸)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ ؟ قَالَ : قُلْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ "

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم ان کو کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے ، خواہ پہلے ہو چکی ہو؟ کہو : "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو عالی شان اور عظیم ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو بردبار اور کریم ہے ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، جو ہر عیب سے پاک آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے. اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے".[144]

(جامع الترمذي : كِتَاب الدَّعَوَاتِ : بَاب مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ ، رقم الحديث : ۳۴۵۰)

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ ـ رضی الله عنه ـ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم " سَيِّدُ الاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ". قَالَ " وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ "

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا، اور وجود بخشا، میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ عاجز وناتواں سے ہو سکے گا، تیرے کیے ہوئے (ایمانی) عہد و میثاق کے وعدے پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل و کردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ

تونے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے، اے مالک ومولا! تو مجھے معاف کر دے اور میرے گناہ بخش دے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں، جس بندے نے اخلاص کے ساتھ، دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ،کیا میں تجھے سید الاستغفار (دعائے بخشش کا سردار) نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے کہ) : اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوْءُ إِلَيْكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ ، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

”اے اللہ تو ہی میرا رب ہے ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ، میں تیرا بندہ ہوں ، اپنی ہمّت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں ، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کاموں کے شر سے ، میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا مجھ پر ، اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا بھی ، بس مجھے بخش دے یقیناً نہیں ہے کوئی گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا“.

جو بندہ شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے ہی اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے جنّت واجب ہوجاتی ہے.(جامع الترمذی :كِتَاب الدَّعَوَاتِ : بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا، رقم الحدیث: ۳۳۴۰)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ، غَفَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْبَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ "

جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اللہ رب العزت سے یوں استغفار کیا : ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لا إِلٰهَ[144] إلا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ)) یعنی میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں ، جس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں ، وہ ہمیشہ سے زندہ ہے ، ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں. تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو.

(عمل اليوم والليلة لابن السنی : بَابُ مَا يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلاةِ الصُّبْحِ ... رقم الحديث : ۱۳۶)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ فَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، إِلا غُفِرَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ "

جو بندہ حالت سجدہ میں تین مرتبہ کہتا ہے " رَبِّ اغْفِرْ لی " یعنی میرے رب مجھے بخش دے ، تو اس کے سر اٹھانے سے قبل ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی : بَابُ الطَّاءِ : مَنِ اسْمُهُ طَارِقٌ : طَارِقُ بْنُ أُشَيْمَ الأَشْجَعِيُّ ، رقم الحديث : ۸۱۱۶)

سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : " التائب من الذنب کمن لا ذنب له "(سنن ابی ماجہ ،المعجم الکبیر للطبرانی » باب الظارقم الحدیث:(۱۰۱۳۴)

"گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوا۔"

کر بھلا ہو بھلا

جس نے مومن مرد و عورت کے لئے ہر روز ستائیس (۲۷) بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو مستجاب الدعوات (وہ جس کی دعائیں قبول ہوں) میں لکھا جائے گا، اور اس کے طفیل زمین والوں کو رزق رسانی ہوتی ہے۔[الجامع الصغیر السیوطی: ۸۴۲۰، خلاصۃ حکم المحدث: ضعیف]

جس مومن مرد و عورت کے لئے استغفار کیا، اس کے لئے ہر مومن مرد و عورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (مسند الشامیین للطبرانی (۲۳۴/۳)مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ مُسْنَدِ يَعْلَى بْنِ، رقم الحدیث: ۲۱۱۸)المحدث: الہیثمی - المصدر: مجمع الزوائد - الصفحۃ او الرقم: ۲۱۳/۱۰، خلاصۃ حکم المحدث)

خطا و نسیان کا پیکر ہونے کے سبب کسی بھی انسان سے خطا اور غلطی کا سرزد ہو جانا کوئی محیر العقول بات نہیں۔ لیکن بندہ مومن اور منافق و کافر میں واضح فرق یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے نیکوکار بندے جب معمولی سی خطا کا بھی ارتکاب کر بیٹھیں، وہ فوراً ذات باری تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہوتے ہیں۔ جیساکہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" تمام انسان خطاکار ہیں لیکن سب سے بہتر خطاکار وہ ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں جھک کر) توبہ کر لیتے ہیں۔"

(اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۱۳/۱۸۷ ، واحمد ۳/۱۹۸، والترمذی (۲۴۹۹)، وابن ماجہ (۴۲۵۱) والحاکم ۲/۲۷۲ وقال: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ، والبیہقی فی شعب الایمان ۵/۴۲۰ ، والدارمی ۲/۳۹۲ ، وابو یعلی ۵/۳۰۱ ، وعبد بن حمید ۱/۳۶۰)

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا: " وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ۞ " اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔" (یعنی توبہ کر لیتے ہیں۔) جب کہ منافق اور کافر اپنے گندے کرتوتوں کی الٹی سیدھی توجیہات ڈھونڈ لیتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ، يَقُولُ : " اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا ، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا "

میری امّت کے بہترین افراد وہ ہیں کہ جب ان سے برائی سرزد ہوجاتی ہے تو استغفار کر لیتے ہیں اور جب ان سے کوئی نیکی کا کام انجام پاجاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں، اور جب سفر پر گامزن ہوتے ہیں تو اللہ کی رخصت قبول کرتے ہوئے نماز میں قصر اور روزوں میں افطار کرتے ہیں.

(سنن ابن ماجہ: ۳۸۱۸، مسند احمد بن حنبل: ۲۴۴۱۹)

اللہ کی پکڑ سے خبردار رہو

سیّدنا حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: مومن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی اور ثواب کے کام کرتا ہے، اس کے باوجود اللہ جل جلالہ کے خوف سے ہمیشہ لرزاں وترساں رہتا ہے۔اس کے بر خلاف کافر گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے اور بے خوف ہوتا ہے۔ لہٰذا عقلمند انساں وہ ہے جو اللہ کی پکڑ سے کبھی غافل نہ رہے۔برابر اللہ کی پکڑاور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃاللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے اکابرین امت اور اولیاء اللہ رحمۃاللہ تعالیٰ عنہما جب اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتے توکانپ اٹھتے:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾

(الانفطار: ۱۳، ۱۴)

"یقیناً نیک لوگ مزے میں ہوں گے اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔"

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یہ آیت مبارکہ پڑھ کر رو رو کر بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش میں آئے تو کہا معلوم نہیں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟

حضرت ربیع بن خشم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی صاحبزادی نے پوچھا: اباجان !کیا بات ہے، میں دیکھتی ہوں کہ آپ رات کو سوتے نہیں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: بیٹی! تمہارا باپ اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب رات ہی میں نہ آ جائے۔ ان کے پیشِ نظر درج ذیل آیت مبارکہ رہی ہو گی۔

(اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾

(الأعراف: ۹۷)

"کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں"

انسان کس قدر خوش فہم ہے کہ اپنے صغیرہ وگناہوں کو کسی شمار میں ہی نہیں لاتا۔ اور گمان کرتا ہے کہ اللہ غفور ورحیم ہے، وہ اس کے گناہ بغیر توبہ کے ہی بخش دے گا۔ ایسا انسان امید کے پہلو کو پیش نظر رکھتا ہے خوف کے پہلو سے صرفِ نظر رکھتا ہے۔ اور اسی لئے وہ اللہ قہار وجبار کے عذاب سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ اس جیسے انسانوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾)

(الأعراف: ۹۹)

"کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔"

علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "مَكْرَ اللّٰهِ" سے مراد اللہ کا عذاب اور اس کی پکڑ ہے، وہ اچانک انھیں پکڑ لے گا جب وہ غافل و بے پردہ ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تباہی ہے اس شخص کے لئے جو جانتے ہوئے گناہ پر اصرار کر رہا ہے" { مسند احمد، الادب المفرد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "وہ شخص جو اپنے گناہوں پر جمے رہنے کے ساتھ ساتھ استغفار کرتا ہے وہ اپنے رب کا مذاق اڑا رہا ہے" (شعب الایمان)

گناہ کبیرہ بالخصوص شرک سے پرہیز کرنا ازحد ضروری ہے اس لئے کہ شرک کی موجودگی میں کوئی نیک عمل انسان کے لئے مفید نہیں ہے چونکہ شرک تمامتر نیک اعمال کو کو ضائع کر کے رکھ دیتا ہے، اور مشرکین کے لئے اگر اللہ جل جلالہ کا پیارا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی استغفار کرے تو ان مشرکین کی بھی مغفرت نہیں ہوگی، الّا یہ کہ یہ لوگ سب سے پہلے اپنے شرک و کفر سے توبہ کریں، ارشاد باری تعالیٰ ہے ":

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ۠ ﴿۸۰﴾

"ان کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) استغفار کریں یا نہ کریں اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ستّر بار بھی ان کے لئے استغفار کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا، یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کفر کیا ہے" (التوبہ: ۸۰)

توبۃ النصوح کیا ہے اور کیسے ممکن ہے؟

بشر مومن جب بھی کسی گناہ وخطا کا ارتکاب کرلے تو فوراً توبہ و استغفار کی طرف لپکتا ہے لیکن اس موقع پر شیطان لعین اسے اپنے چنگل میں پھنسانے کے لئے اس کے دل میں ہزارہا وسوسے ڈالتا ہے کہ تمہاری توبہ تو قبول ہی نہیں ہوئی اس لئے تم اس جنجھٹ میں کیوں پڑتے ہو۔ شیطان یہ سب اس لئے کرتا ہے کیونکہ اس نے بنی انسان کو گمراہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ دولت ایمان مل جانے کے بعد کسی بھی مومن کے لئے خزینہ استغفار کو پا لینا کسی گمشدہ خزانے سے کم نہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے پناہ رحم و کرم ہی تو ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے ان کی ان گنت خطاؤں اور سیاہ کاریوں کا پردہ چاک نہیں کرتا۔ بلکہ ان پر اپنے دامن رحمت کا پردہ ڈال دیتا ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو ایک دوسرے پر ظاہر کردے تو تم ایک دوسرے کو کفنانا اور دفنانا چھوڑ دو گے۔

اہل ایمان کو اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہوئے صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے صرف زبانی کلامی توبہ کرلینا کافی نہیں۔ حقیقت میں سچی توبہ تو وہ ہے جس کا تقاضا اللہ رب العزت نے سورۃ التحریم میں کیا۔

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحاً) (التحریم:۸)

اے ایمان لانے والو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔

غافل دل کے ساتھ توبہ کرنا انتہائی ناپسندیدہ امر ہے۔ توبۃالنصوح تو وہ ہے جس میں ریا و نفاق کا رتی بھر کا بھی شائبہ نہ ہو۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہٗ نصوح کی تعریف یوں بیان کی ہے کہ توبہ کے بعد انسان گناہ کا اعادہ تو درکنار ، اُس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے (ابن جریر)۔

حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،زِرّین حُبَیش کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔ ہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توبہٗ نصوح کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اِس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور (گناہ/خطا) ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم (شرمندہ) ہو، پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور آئندہ کبھی اس فعل کا ارتکاب نہ کرو۔"

سیّدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے عرض کیا۔ یارسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ماالتوبۃالنصوح) " توبۃالنصوح کیا ہے؟

سرکار دوعالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیعتذر الی اللہ تعالیٰ ثم لا یعود الیه کما لا یعود اللبن الی الفرع.) "انسان اپنے گناہ پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں معافی مانگے اور پھر اس گناہ کی طرف یہ بھی اسی طرح نہ جائے جیسے تھنوں سے دوددھ نکل جانے کے بعد دوبارہ (تھنوں میں) نہیں جاسکتا۔"

امام ابن جریر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا کہ لوگو! میں نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ خالص توبہ یہ ہے کہ (ان یذنب العبد ثم یتوب فلا یعود فیه۔) " انسان اپنے گناہ پر توبہ کرے اور دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔"

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شیطان کو جنت سے نکالا جا رہا تھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح رہے گی۔ اس پر اللہ جل شانہ نے فرمایا میں اپنے بندوں کو اس وقت بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرے رہیں گے۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (قَالَ اللهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوتَنِيْ وَرَجوتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلا أُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ لَو بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ استَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَو أَتَيْتَنِيْ بِقِرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لاتُشْرِك بِيْ شَيْئًا لأَتَيْتُكَ بِقِرَابِهَا مَغفِرَةً)(رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ: ۳۵۴۰ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اے ابن آدم! تم اگر مجھے پکارو اور مجھ سے امید رکھو تو میں تمہارے سارے گناہ معاف کردوں گا اور کوئی پرواہ نہیں ہے، اے ابن آدم! اگر تمہارے گناہ آسمان کے کناروں کو جا پہنچیں، پھر تم مجھ سے مغفرت چاہو تو میں تمہیں بخشش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تم میرے پاس زمین بھر دینے کے برابر گناہ لے کر آؤ اور مجھ سے اس حال میں ملو کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا۔ تو میں تمہیں اتنی بخشش سے نوازوں گا کہ اس سے زمین بھر جائے۔"

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لاَ . فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا . فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي . وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي . وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا . فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبُ بِشِبْرٍ ، فَغُفِرَ لَهُ .

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے والوں میں ایک شخص نے نناوے (۹۹) قتل کئے، اوراپنے وقت کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا، تو اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا اور وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ میں نناوے انسانوں کا قاتل ہوں ، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی طریقہ ہے؟ راہب نے کہا: تیرے لئے توبہ کی کوئی صورت نہیں! تو اس شخص نے راہب کو بھی قتل کردیا اور سو (100) جانوں کا قاتل ٹھہرا۔ پھر(اس) وقت کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا ، تو اسے ایک عالم کا پتہ بتادیا گیا اور وہ اس عالم کے پاس گیا اور پوچھا کہ میں نے سو(100) انسانوں قتل کیے ہیں ، کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس عالم نے کہا: کیوں نہیں! تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان کونسی چیز حائل ہے؟ تم فلاں جگہ چلے جاؤ ! وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ برگزیدہ نیک بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوجاؤ اور اپنے وطن واپس نہ آؤ! یہاں برے لوگ رہتے ہیں ، وہ شخص روانہ ہوگیا. ابھی وہ راستہ ہی میں تھا کہ پیام اجل (موت کاوقت) آگیا وقت اخیر جب اس میں چلنے کی طاقت نہ رہی تو وہ اپنے سینہ کے بل صالحین اکرام کی بستی کی طرف بڑھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا انتقال ہوگیا، رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم جھگڑا ہوا کہ اس کی روح کون لے جائے گا . رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص صدق دل سے توبہ کرکے اللہ کی رضا کی خاطر آرہا تھا.

عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ایسے میں ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، فرشتوں نے اپنا فیصلہ اس کے حوالہ کردیا، اُس فرشتہ نے کہا کہ زمین کی پیائش کرو، یہ جس بستی کے قریب ہو اُسے ان ہی میں شمار کرلو (اگر صالحین کی بستی کے قریب تھا تو رحمت کا مستحق ہے اور اگر گنہگاروں کی بستی کے قریب تھا تو اسے عذاب کے فرشتے لے جائینگے)زمین کی پیائش کی گئ تو نیک لوگوں سے اس کا فاصلہ قریب نکلا لہٰذا رحمت کے فرشتے اس کی روح لے گئے. صحیح بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صالحین سے قریب والی زمین کو حکم فرمایا کہ وہ قریب ہوجائے اور گنہگاروں سے قریب والی زمین کو حکم فرمایا کہ دور ہوجائے۔ (صحیح بخاری شریف کتاب احادیث الانبیاء ، حدیث نمبر: ۳۴۷۰۔ صحیح مسلم شریف،کتاب التوبۃ، باب قبول توبۃ القاتل وإن کثر قتلہ. حدیث نمبر: ۷۱۸۴)

آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے " بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک (اس بندے پر) موت کی کیفیت طاری نہ ہو۔" (جامع ترمذی: ۳۵۳۷)

من تاب قبل موته عامًا تيب عليه ومن تاب قبل موته بشهر تيب عليه حتى قال يومًا حتى قال ساعة حتى قال فواقًا. (مسند احمد، رقم ٦٦٢٦)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنی موت سے ایک سال پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو مہینہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے اور جو ہفتہ بھر پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے اور جو ایک دن پہلے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرماتا ہے، یہ سن کر حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگرانی کرنے والے دو فرشتے (یعنی اعمال لکھنے والے) کسی بھی دن جب اللہ جل شانہ کے حضور (کسی کا اعمال نامہ) پیش کرتے ہیں اور اس کے اول و آخر میں استغفار لکھا ہوتا ہے تو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کا وہ سب کچھ بخش دیا جو اس اعمال نامہ کے اول و آخر کے درمیان ہے۔ (بزاز)

عصیاں ما و رحمت پروردگار ما   این را نهایت است نہ آن را نهایت است

ترجمہ: ہمارے گناہ ہیں اور ہمارے پروردگار کی رحمتیں ہیں، نہ اِس کی کوئی حد ہے نہ اُس کی کوئی حد ہے

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے" مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہو بیٹھا ہے حالانکہ اس کے پاس استغفار موجود ہے، جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں کو معاف کرواسکتا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "مَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقُبُولَ وَ مَنْ أُعْطِيَ الِاسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ" (نہج البلاغہ، حکمت ۱۳۵)

جسے توبہ کی توفیق حاصل ہوگئی وہ قبولیت سے محروم نہ ہوگا اور جسے استغفار کی توفیق مل گئی وہ مغفرت سے محروم نہ ہوگا۔

بزرگان دین فرماتے تھے کہ حکماء نے فرمایا کہ جس کسی کو چار چیزیں مل گئیں وہ دوسری چار چیزوں کا حقدار بن جاتا ہے اول یہ کہ جس آدمی کو دعا کرنے کی توفیق مل جائے وہ دعا کے قبول ہونے سے محروم نہیں ہوتا جیسا کہ خود اللہ رب العزت نے فرمایا۔"مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا"۔

اوردوم یہ کہ جسے بخشش طلب کرنے کی توفیق مل جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہے گا۔(انشاء اللہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے"وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے"اور سوم یہ کہ جس شخص کو شکر کرنے کی توفیق مل جائے وہ نعمت کی

زیادتی سے محروم نہیں رہتاجیساکہ اللہ جل جلالہ نے ارشادفرمایا"اگر احسان مانوگے تومیں تمہیں اوردونگا"اورچہارم یہ کہ جسےتوبہ کرنے کی توفیق مل جائےاس کی توبہ قبول ہونے سے محروم نہیں رہتی جیسا کہ رب ذالجلال والاکرام نے فرمایا"اوروہی ہے جواپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتاہے اورگناہوں سے درگزرفرماتاہے"

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے کہ ارض کائنات میں دو امان دیئے گئے، زمین کے دو اماں میں سے ایک تو اٹھالیا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور دوسرا باقی رہ گیا اور وہ استغفار ہے، اس کو مضبوط پکڑلو (روح کی بیماریوں کا علاج، ص:۳۱)

بزرگان دین فرماتے تھے کہ حکماءنے فرمایاکہ جس کسی کوچارچیزیں مل گئیں وہ دوسری چارچیزوں کاحقدار بن جاتاہے اول یہ کہ جس آدمی کودعاکرنے کی توفیق مل جائے وہ دعاکے قبول ہونے سے محروم نہیں ہوتاجیساکہ خود اللہ رب العزت نے فرمایا۔"مجھ سے دعاکرومیں قبول کرونگا"۔

اوردوم یہ کہ جسےبخشش طلب کرنے کی توفیق مل جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہے گا۔(انشاءاللہ) جیساکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایاہے"وہ بڑامعاف فرمانے والاہے"اورسوم یہ کہ جس شخص کوشکرکرنے کی توفیق مل جائے وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں رہتاجیساکہ اللہ جل جلالہ نے ارشادفرمایا"اگر احسان مانوگے تومیں تمہیں اوردونگا"اورچہارم یہ کہ جسےتوبہ کرنے کی توفیق مل جائےاس کی توبہ

قبول ہونے سے محروم نہیں رہتی جیسا کہ رب ذالجلال والاکرام نے فرمایا"اور وہی ہے جواپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتاہے اورگناہوں سے در گزرفرماتاہے"

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد عالیہ ہے کہ ارض کائنات میں دو امان دیئے گئے، زمین کے دو اماں میں سے ایک تو اٹھالیا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور دوسرا باقی رہ گیا اور وہ استغفار ہے، اس کو مضبوط پکڑلو (روح کی بیماریوں کا علاج، ص:۳۱)

اللہ عزوجل امتِ مسلمہ کے لئے کتنی بڑی نعمت عطافرمادی کہ امت جب تک استغفار کرتی رہے گی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے گی۔

جیساکہ اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے۔

(حديث مرفوع) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التُّجِيبِيُّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : " الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ " "

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارکہ نقل کرتے ہیں"بندہ عذاب خداوندی سے امن میں ہے جب تک کہ وہ استغفار کرتا ہے۔"

(مسند احمد، رقم الحدیث: (۲۳۳۲۲)

حاصلِ حدیث مبارکہ یہ کہ ہمیں ہر وقت استغفار کرتے رہنا چاہئے کیا خبر کون سی گھڑی ہمارے استغفار کی قبولیت ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استغفار کرتا رہے، وہ ان لوگوں میں شمار نہیں جو گناہوں پر اصرار کرنے والے ہیں، اگرچہ ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

عفو الله أكبر من ذنوبكم.

اللہ تعالیٰ کی بخشش تمہارے گناہوں سے بڑی ہے۔

(رواہ العسکری وابو نعیم والدیلمی عن عائشۃ: 1739)

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان اور رحم فرمانے والا ہے اس کا اندازہ حدیثِ مبارکہ میں مذکور درج ذیل واقعہ سے ہوتا ہے۔

"عن عمران بن حصين أن امرأة من جهينة أتت نبي الله صلى الله عليه وسلم وهي حبلى من الزنى فقالت يا نبي الله أصبت حدا فأقمه علي فدعا نبي الله صلى الله عليه وسلم وليها فقال أحسن إليها فإذا وضعت فأتني بها ففعل فأمر بها نبي الله صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم أمر بها

فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر تصلي عليها يا نبي الله وقد زنت فقال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت توبة أفضل من أن جادت بنفسها لله تعالى وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عفان بن مسلم حدثنا أبان العطار حدثنا يحيى بن أبي كثير بهذا الإسناد مثله

حضرت عمران بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

"جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اس حال میں کہ وہ زنا کے سبب حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی!(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حد کے جرم کا ارتکاب کرچکی ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر(حد) قائم کریں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ اسے اچھی طرح رکھنا۔ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کا جنازہ پڑھایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک! اس نے ایسی توبہ کی ہے، اگر مدینہ کے ستر

آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اور کیا تم نے اس سے افضل توبہ پائی ہے؟ کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے پیش کر دیا۔" (مسلم، الصحیح، کتاب الحدود، باب: من اعترف علی نفسہ بالزنا،۳ : ۱۳۲۴،رقم: ۱۶۹۶)

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ ایک بدّو کو جلدی جلدی توبہ و استغفار کے الفاظ زبان سے ادا کرتے سنا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تَوبۃُ الکذّابین ہے۔ اس نے پوچھا ، تو پھر صحیح توبہ کیا ہے؟ فرمایا، اُس کے ساتھ چھ چیزیں ہونی چاہئیں(۱) جو کچھ ہو چکا ہے اس پر شرمسار ہو۔(۲) اپنے جن فرائض سے غفلت برتی ہو اُن کو ادا کرو۔(۳) جس کا حق غصب کیا ہو اُس کو واپس کرو۔(۴) جس کسی کو تکلیف پہنچائی ہو اُس سے معافی مانگو۔(۵) آئندہ کے لیے عزم کر لے کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرے گا۔(۶) اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں گھُلا دے جس طرح تُو نے اب تک اسے معصیت کا خوگر (عادی) بنائے رکھا ہے اور اُس کو طاعت کی تلخی کا مزا چکھا جس طرح اب تک تُو اُسے معصیتوں (گناہوں) کی حلاوت کا مزا چکھاتا رہا ہے۔(کشّاف)

شائد اسی انداز توبہ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بلّھے شاہ کہہ اٹھے.

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

سانویں دے کے لویں سوائی

وادھیاں دی توں بازی لائی

مسلمانی ایہہ کتھوں آئی

ایہہ تیرے کردار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

جتھے نہ جانا اوتھے جائیں

مال پرایا موہنہ دھر کھائیں

کوڑ کتاباں سرتے چائیں

ایہہ تیرا اتبار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

ظالم ظلموں ناہیں ڈر دے

اپنے عملیں آپے مردے

موہنوں توبہ، دلوں نہ کردے

ایتھے اوتھے ہوون خوار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

سو دن جیویں اک دن مرسیں

اس دا خوف خدا کرسیں

اس توبہ تھیں توبہ کرسیں

ایہہ توبہ کس کار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

بلھا شوہ دی سنو حکایت

ہادی پھڑیاں ہوئی ہدایت

میرا سائیں شاہ عنایت

اوہو لنگھا دے پار

نت پڑھنا ایں استغفار

کیسی توبہ ہے ایہہ یار

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ " ہمارا استغفار ایک اور استغفار کا محتاج ہے، یعنی گناہوں سے سچے دل سے استغفار نہیں کرتے۔"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ: استغفار سے قبل ندامت ضروری ہے، ورنہ یہ استغفار جو ندامت کے بغیر ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استہزاء کے مترادف ہے۔ (روح کی بیماریوں کا علاج)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ہرچہ بر تو آید از ظلماتِ غم
غم چوں بنی زود استغفار کن
آن زبیاکی و گستاخی است ہم
غم بامر خالق آید کارکن

اے انسان! جو کچھ تجھ پر غم و مصائب اور ظلماتِ غم آتے ہیں وہ سب تیری بیباکی اور نافرمانی اور گستاخی کے سبب آتے ہیں، پس جب تو غم اور مصائب دیکھے تو جلد استغفار کر، کیونکہ یہ غم خدا کے حکم سے آتا ہے، ارشاد ربانی ہے: **اولا یرون انھم یفتنون**، یعنی اور کیا ان کو دکھائی نہیں دیتا کہ یہ لوگ ہر سال میں ایک یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں پھر بھی وہ باز نہیں آتے اور نہ وہ کچھ سمجھتے ہیں۔"

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیز گار

عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ " (التوبۃ لابن عساکر)

اللہ عزوجل کو جوانی میں توبہ کرنے والے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔جوان آدمی کا گناہ کرنا بھی اگرچہ بُرا ہے لیکن بوڑھے آدمی کا گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔ (یعنی کوئی بری بات، برا کام جاری کر جائے)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے آدمی کا توبہ کرنا عمدہ کام ہے لیکن جوان آدمی توبہ کرے تو یہ بہت ہی عمدہ کام ہے۔

"یہ بہتر ہے کہ تم جوانی میں توبہ کر لو اور خود کو گناہوں سے روک لو. بجائے اس کے، کہ تم بڑھاپے میں توبہ کرو جس وقت تم توبہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے."

(حضرت نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ)

جناب علامہ ابن رجب حنبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جوانی میں اطاعت الٰہی کے متعلق لکھتے ہیں۔"جس نے اللہ کو اس وقت یاد رکھا جب وہ جوان اور توانا تھا، اللہ اس کا اس وقت خیال رکھے گا جب وہ بوڑھا اور کمزور ہوجائے گا۔ اور اسے بڑھاپے میں بھی اچھی قوت سماعت، بصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ایک اسلامی عالم سے

جنہوں نے سوسال سے زیادہ عمر پائی تھی اور ذہنی اور جسمانی لحاظ سے تندرست اور توانا تھے،ان کی صحت کا راز پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔"میں نے اپنی جسمانی صلاحیتیں اس وقت گناہ سے باز رکھیں جب میں جوان تھا اور آج جب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو انہیں اللہ نے میرے لئے بچا کر رکھا ہے۔"

دوسری طرف دیکھیں تو ہمارا رویہ ایسا ہے کہ ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔

وہ کون ہیں جنہیں توبہ کی مل گئی فرصت

ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے

(آنند نرائن ملا)

ہم اپنی نوجوانی کا وقت لعو ولعاب میں گذارنے کو اپنی بہت بڑی بہادری گردانتے ہیں۔حالانکہ اس وقت انسان کی قوت ارادی کی مضبوطی درجہ عروج پر پائی جاتی ہے جس کے سبب وہ اپنی بری عادات اور اعمال قبیحہ پر قابو پا سکتا ہے۔ لیکن وقتِ جوانی کی فلاسفی بھی عجیب ہے۔

Eat, drink, and be merry, for tomorrow we die.

لیکن مولانا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں زندگی کی کسی اور ہی حقیقت کی طرف بلا رہے ہیں۔

خاربن در قوت و برخاستن

خارکن در سستی و در کاستن

مولانا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں بتا رہے ہیں۔ نصیحت کر رہے ہیں کہ " تمہارے وجود میں بُری عادات اور ناپسندیدہ اخلاق اُس خاردار جھاڑی کی مانند نشو ونما پاتے رہتے ہیں، اُن کی جڑیں گہری ہوتی چلی جاتی ہیں، اُن کا تنا موٹے سے موٹا، اُن کے کانٹے تیز تر اور زیادہ سے زیادہ خطرناک ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن تم خوددن بدن بوڑھے ہوتے جاتے ہو، تمہاری قوت، تمہاری وہ مقدس قوتیں کمزور پڑتی چلی جاتی ہیں۔(جو ناپسندیدہ اخلاق و عادات کو جڑ سے اکھاڑ سکتی ہیں۔) "

ہمارے اسلاف اکرام کا برے خاتمہ سے ڈرنا

حافظ ابن رجب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اَسلاف پر برے خاتمہ (ایمان پر خاتمہ نہ ہونا) کا خوف طاری رہتا تھا۔ان میں ایسے بھی تھے جو اپنے اعمال پر قلق (رنج اور دکھ) محسوس کرتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ نیکوکاروں کے دل خاتمہ کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہتے ہیں کہ ہم نے آگے کما کر کیا بھیجا ہے؟

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بعض سلف صالحین سے پوچھاکہ کیا آپ کو اس بات نے کبھی رُلایا ہے کہ اللہ جل جلالہ کا آپ کے متعلق فیصلہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے جو مہلت دی ہے، میں اس پر کبھی مطمئن نہیں رہتا۔

حضرت سفیان رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے اعمال اور خاتمہ کی وجہ سے رنج اور آزردگی محسوس کیا کرتے تھے اور رو رو کر کہتے تھے کہ " کاش ! میں اُمّ الکتاب میں بدبخت نہ لکھا جاؤں، میں ڈرتا ہوں کہ موت کے وقت میرا ایمان کہیں مجھ سے چھین نہ لیاجائے۔"

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ رات کو بہت طویل قیام کرتے اور اپنی داڑھی پکڑ کر کہتے کہ "اے اللہ ! تو جانتا ہے کہ جنت میں کون ہے اور جہنم میں کون ہے، اے اللہ ! میری جگہ تو نے کہاں بنائی ہے: جنت میں یا جہنم میں !"

سیّدنا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وقت اجل کے فرمانے لگے کہ
"مجھے اٹھا کر بٹھا دو چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھا دیا گیا تو آپ اللہ رب العزّت کا ذکر اور تسبیح و تقدیس کرنے لگے اور اپنے آپ کو مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ اے معاویہ! تو اپنے آپ کو گرتا دیکھ کر اب اپنے ربّ کا ذکر کرنے لگا۔جب جوانی کی

ٹہنیاں ترو تازہ تھیں، اس وقت تو نے کیوں نہ سوچا اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ رونے کی آواز بلند ہونے لگی اور پھر فرمانے لگے: ''**هو الموت لا مُنجي من الموت والذي أحاذر منه الموت أدهى وأفظع** ''موت سے کسی کو نجات نہیں جس موت سے میں ڈرتا ہوں وہ نہایت سخت اور ہولناک ہے۔"

پھر فرمانے لگے: اے اللہ !اس سیاہ کار اور سخت دل بوڑھے پر رحم و کرم فرما، اے اللہ! زادِ راہ تھوڑا ہے میری خطاؤں کو معاف فرما اور اسے بخش دے جس کا تیرے سوا کوئی سہارا نہیں۔"

توبہ کرنے میں کوتاہی اور غفلت کرنا

ہر انسان پر ہر لمحہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ شیطان لعین کے ہتھیاروں میں سے ایک بہت بڑا ہتھیار جس کے ساتھ وہ لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور انہیں بہکاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ انسان کے دل میں اس خیال کو گھسیٹرتا ہے کہ کوئی بات نہیں، ابھی گناہ کرلو پھر توبہ کرلینا، ابھی بڑی لمبی عمر پڑی ہے۔ یوں وہ نافرمان اور گستاخ انسان کے دل میں توبہ سے غفلت ڈال دیتا ہے اور انہیں اس فکر میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اگر تو نے اب توبہ کرلی اور پھر کوئی گناہ کا ارتکاب تجھ سے ہوگیا تو تمہاری توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور تو جہنم کا حقدار بن جائے گا۔ دل میں مزید یہ وسوسہ پیدا کرے گا کہ جب تمہاری عمر پچاس یا ساٹھ سال ہوجائے گی تو پھر توبہ کرکے مسجد میں بیٹھ جانا اور کثرت کے ساتھ عبادت الٰہی کرنا۔ ابھی تو تمہاری جوانی کی عمر ہے اور ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں اس عمر میں دنیا کی رنگینیوں اور بہاروں سے لطف ہوا جاتا ہے۔ اپنے نفس کو خوب من مانی کرنے دے اور عبادت و ریاضت کرکے ابھی سے اس پر سختی نہ کر۔ اسی لئے سلف صالحین میں سے کسی نے فرمایا ہے کہ

"میں تمہیں شیطان کے بہت بڑے لشکر سے ڈراتا ہوں۔ عقلمند مؤمن وہ ہے جو ہر وقت اپنے گناہوں سے اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے اور برے خاتمہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اللہ سے اس کی محبت کا سوال کرتا ہے اور ظالم شخص تو وہ ہے جو توبہ کو مؤخر کرتا

رہتا ہے۔اس کی مثال اس قافلہ سی ہے جس نے دورانِ سفر ایک وادی میں قیام کیا اور اس میں سے ایک سمجھدار آدمی بازار گیا اور جاکر ضروریاتِ سفر خرید لایا اور قافلے کے چلنے کا انتظار کرنے لگا۔ جبکہ اپنے آپ کو بڑا چالاک سمجھنے والا آرام سے بیٹھا رہتا ہے کہ کوئی بات نہیں، ابھی تیاری کر لوں گا۔ یہاں تک کہ میر کارواں چلنے کا حکم دے دیتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ دنیا میں لوگوں کے لئے مثال ہے... سچے مؤمن کو جب موت آتی ہے تو وہ پشیمان نہیں ہوتا جبکہ نافرمان (توبہ میں تاخیر کرنے والا) کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے اب دنیا میں بھیج دے، میں جاکر نیک اعمال کروں گا"

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لمبی اُمیدوں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے انتہائی خوف کھاتے تھے اور فرماتے کہ لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی حق کی اتباع سے روک دیتی ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ" خبردار دنیا پیچھے کی جانب پھرنے والی ہے اور آخرت جلدی سے آنے والی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو۔"

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ وصیت ہے کہ "شام پالو تو صبح کی امید نہ رکھو اور صبح پالو تو شام پر آس نہ لگاؤ، صحت میں بیماری کا بندوبست کرلو اور زندگی میں موت کا"

برے خاتمہ کے اسباب ووجوہات

اللہ رب العزّت ہر مسلمان کو برے انجام اور خاتمے سے محفوظ رکھے۔ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ برا انجام ایسے شخص کے لئے نہیں ہے جو اپنے ظاہر کو درست کرتا اور اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے۔برائی کے ساتھ اس کا ذکر سنا گیا اور نہ جانا گیا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔برا انجام تو ایسے شخص کے لئے ہے جس کے دل و دماغ میں فتور اور خرابی ہے اور وہ کبائر (گناہان کبیرہ) پر اصرار کرنے والا اور اللہ جل شانہ کی حدود کو پامال کرنے والاہے۔بعض اوقات اس پر اس چیز کا غلبہ اس قدر قوی ہوجاتا ہے کہ اسے توبہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی ہےاور اس سے پہلے ہی موت آجاتی ہے۔ شیطان اسے رنج اور دکھ کی گھڑی میں گمراہ کردیتاہے اور خوف و دہشت کے وقت اسے اچک لیتا ہے جس کے نتیجے میں یا وہ درست راستہ پرآجاتاہےاور استقامت اختیار کرتا ہے یا پھر اپنی حالت بدل کر کسی ایسے طریقے اور راستے پر گامزن ہوجاتا ہے جواس کے برے خاتمہ اور عاقبت کی بربادی کا سبب بن جاتاہے۔

برے خاتمہ کے دو درجات ہیں

پہلا درجہ یہ کہ فوت ہوتے وقت انسانی دل پر شکوک و شبہات اور انکار کا غلبہ ہو اور یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا حقدار بنانے کا سبب سکتا ہے۔

اور دوسرا درجہ یہ کہ انساں اعلیٰ اَقدار کو پامال کرے یا اَحکام الٰہی پر اعتراض کرے یا اپنے لواحقین کے لئے کی جانے والی وصیت میں ظلم و زیادتی کرے یا صغیرہ وکبیرہ گناہوں پر اصرار کرتے کرتے فوت ہوجائے ۔

صلوٰۃ توبہ

بندہ مومن کی تو یہ شان ہونی چاہیۓ کہ وہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے اور صلوٰۃ توبہ کی ادائیگی پر استقامت پکڑے۔۔ باوضو ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ جل جلالہ کے حضور گریہ زاری کرےاور توبہ کرے اور اپنے گناہوں پر پشیمانی و ندامت کا اظہار کرے اور آئندہ گناہ سے کنارہ کش رہنے کی ہر ممکن سعی کرنے کا اللہ جل شانہ سے عہد کرے، تو اللہ جو تواب الرحیم ہے عفو و درگذر سے کام لینے والا غفور الرحیم اور خیر الغافرین ہے۔ اس کی توبہ ضرور قبول کرے گا۔انشااللہ العزیز

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ تعالیٰ عنہ صحیح سند کے ساتھ سیدنا حضرت علی حیدر کرار کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھی حدیث مبارکہ سنتا، تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے جتنا چاہتا فائدہ پہنچاتا، اور جب میں کسی شخص کے واسطے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث مبارکہ سنتا، تو میں اس سے قسم لیتا، اگر وہ قسم کھا لیتا، تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، اور وہ اپنے اس بیاں میں یقیناً سچے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص گناہ کرتا ہے، پھر اچھی طرح وضو کرکے

دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتا ہے، تو اللہ کریم اسے بخش دیتا ہے۔اس حدیث کی تائید حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے، جسے انہوں نے اپنی صحیح مسلم شریف میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے

کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر "أشهدا أن لا إله إلا الله وحده لاشريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" کہتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب الطهارة، باب مایقال قیال بعد الوضوء، 1 : 99، رقم: 55)

"اے اللہ! مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک ہونے والوں میں سے بنا دے۔

تو جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

توبہ واستغفار اور رزق کا تعلق

اللہ جل شانہ سے بغاوت کرنے کا نتیجہ جاننے کے لئے کسی بھی انسان کے لئے سقراط و بقراط ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ اپنے گرد و نواح میں اک نظر دوڑانا ہی کافی ہے۔ کہیں خشک سالی نے ڈیرے جما رکھے ہیں تو دوسری جگہ سیلاب کی حشر سامانیوں سے تہلکہ مچا رکھا ہے۔ بظاہر انسان نے چاند ستاروں پر کمند ڈال رکھی ہے۔ لیکن اس کا اپنا گھر یعنی زمین زیر عتاب ہے۔ گویا اللہ رب العزت سے بغاوت کرنے سے صرف انسان کی اخروی زندگی ہی تباہ و برباد نہیں ہوتی بلکہ اس دنیا کی حیات مستعار بھی مصائب والم کا دیباچہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اس سے نجات کا واحد ذریعہ اور طریقہ وہی ہے جس کا اعلان خود خدائے بزرگ و برتر نے اپنی الہامی کتاب قرآن حکیم میں فرمادیا۔ جب بھی کوئی قوم یا گروہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و ناشکری کرنے کی بجائے ایمان و تقوی اور احکام الٰہی کی اطاعت کا طریقہ اختیار کرے تو یہ امر اس کے لئے نہ صرف آخرت میں نفع بخش اور باعث آسودگی ہوگا بلکہ دنیا میں بھی انعام واکرام کی بارش ہونے لگتی ہے۔

سورہ طٰہٰ میں ارشاد ربانی ہے: **وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى**۞

” اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیامیں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے “(سورہ طٰہٰ،آیت:124)

ایک مرتبہ قحط کے موقع پر حضرت عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے اور صرف استغفار پر اکتفا فرمایا۔لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ نے بارش کے لیے تودعا کی ہی نہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: میں نے آسمان کے ان دروازوں کوکھٹکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے، اور پھر سورہ نوح کی یہ آیات بینات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ (ابن جریر۔ابن کثیر)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۟ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۟ۙ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۟ؕ (سورۃ نوح 10-12)

ترجمہ: ”اور میں نے کہا: اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، تمہیں مال اور اولادسے نوازے گا، تمہاریے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

جناب ربیع بن صبیح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکائت کی توآپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔" ایک دوسرے شخص نے اپنی تنگدستی (غربت) کاذکر کیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی یہی فرمایا" استغفار کرو: اسی مجلس ایک تیسرے فرد نے کہا۔ میں بے اولاد ہوں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بھی استغفار کرنے کا کہا۔ایک اور شخص نے اپنی زمین کی پیداوار کی کمی کی شکائت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص کو بھی یہی فرمایا" استغفار کرو۔" اس بات پر مجلس میں موجود لوگوں نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے کہ حضرت آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں ؟لوگوں کے اس استفسار کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورہ نوح کی مذکورہ بالا آیات تلاوت کیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وُلِدَ لِي ، قَالَ : " فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الِاسْتِغْفَارِ ، وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهَا ، قَالَ : فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ وَيُكْثِرُ الِاسْتِغْفَارَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ

ذُکُورٍ." (مسند ابی حنیفۃ روایۃ الحصکفی : کِتَابُ الطّب وَفَضْلِ الْمَرَضِ وَالرُّقَی وَالدَّعوَاتِ ، رقم الحدیث: ۴۴۰)

حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوااور کہنے لگا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی ، سرکار دوعالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم کثرت استغفار اور صدقہ سے کہاں غفلت میں رہے ؟ اس کی برکت سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی . اس آدمی نے کثرت سے صدقہ دینا اور استغفار کرنا شروع کردیا. حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ اس کی برکت سے اس کے ہاں نو (۹) "لڑکے" پیدا ہوئے.

حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو کہ تم اپنی زبان کو " اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ " خوگر (عادی) بنالو کیونکہ اللہ جل شانہ کی کچھ ساعتیں (گھڑیاں) ایسی بھی ہیں۔ کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔(چاہے دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)

فحش کلامی اور بدزبانی کا علاج

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکائت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔"

وہ بدبخت جن کی توبہ قبول نہیں ہوتی

اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴿۸۷﴾ (یوسف: 87)

بیشک اللہ کی رحمت سے ناامید کافر لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴿۷﴾

"اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے، اور انکے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے"۔ (البقرہ ۲:۷)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ﴿۹۰﴾

"جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں"۔ (آل عمراں۔۳:۹۰)

(فلما راوا باسنا قالوا امنا باللہ وحدہ) (دو آیتوں تک) مطلب یہ ہے کہ ہمارے عذابوں کو دیکھ لینے کے بعد ایمان کا اقرار کرنا کوئی نفع نہیں دیتا اور جگہ ہے آیت (یوم یاتی بعض ایات ربک) الخ، مطلب یہ ہے کہ جب مخلوق سورج کو مغرب کی طرف سے چڑھتے ہوئے دیکھ لے گی اس وقت جو ایمان لائے یا نیک عمل کرے اسے نہ اس کا عمل نفع دے گا نہ اس کا ایمان۔ پھر فرماتا ہے کہ کفر و شرک پر مرنے والے کو بھی ندامت و توبہ کوئی فائدہ نہ دے گی نہ ہی اس فدیہ اور بدلہ قبول کیا جائے گا چاہے زمین بھر کر سونا دینا چاہیے۔

بعض روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات یوں نقل کی گئی ہے:

ان اللہ تبارک و تعالیٰ لا یقبل توبۃ عبد کفر بعد اسلامہ.

(مسند احمد: رقم ۱۹۱۶۷)

"اللہ تبارک و تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد پھر سے اپنے آپ کو کفر کے حوالے کر دے۔"

قرآنی تعلیمات سے قرآن مجید یہی معلوم پڑتا ہے کہ ایسے جرم کی توبہ کا واحد راستہ یہ ہے کہ اس میں پڑنے والا نہ صرف یہ کہ اپنے کفر کی توبہ کرے اور اپنے عمل میں درستی لائے، اورانتہائی صمیمِ قلب یعنی سچے دل سے اپنے ایمان کی تجدید کرے

۔ چنانچہ اسی اصول پر جب یہود فرعون سے آزادی حاصل کرنے کے بعد شرک اور بچھڑے کی پوجا میں ملوث ہوئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (الاعراف ۷ : ۱۵۲۔ ۱۵۳)

”بے شک، جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا، ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب لاحق ہو گااور اس دنیا کی زندگی میں ذلت لاحق ہو گی۔اور ہم بہتان طرازی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔اور جنھوں نے برے کام کیے، پھر اس کے بعد انھوں نے توبہ کرلی اور ایمان لائے، تو اس کے بعد تیرا رب بخشنے والا (اور) مہربان ہے۔“

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰

بے شک جنھوں نے ایذادی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَ سَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۴۶﴾

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں اور تو ہر گز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کرلیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا،

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے جب تک پردہ نہ پڑ جائے پوچھا گیا پردہ پڑنے سے کیا مطلب ہے؟ فرمایا شرک کی حالت میں جان نکل جانا۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت دردناک المناک ہمیشہ رہنے والے عذاب تیار کر رکھے ہیں۔

ابن مردویہ میں مروی ہے کہ جب تک جان نکلتے ہوئے گلے سے نکلنے والی آواز شروع نہ ہو تب تک توبہ قبول ہے

وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (النساء:۱۸)

"اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار رکھا ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰیعنہ نے فرمایا" وہ شخص جو اپنے گناہوں پر جمے رہنے کے ساتھ ساتھ استغفار کرتا ہے وہ اپنے رب کا مذاق اڑا رہا ہے ۔ (شعب الایمان)

حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو بھی قصداً یا غلطی سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آ جائے۔

توبہ کا مفہوم بزرگان دین کی نظر میں

سیدنا حضرت عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

توبہ کے مفہوم کی وضاحت فرماتے ہوئے سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"اتباعِ نفس سے اجتناب کرتے ہوئے اس میں یکسوئی اختیار کرلو پھر اپنا آپ، حتیٰ کہ سب کچھ اللہ کے سپرد کر دو اور اپنے قلب کے دروازے پر اس طرح پہرہ دو کہ اس میں احکاماتِ الٰہیہ کے علاوہ اور کوئی چیز داخل ہی نہ ہوسکے اور ہر اس چیز کو اپنے قلب میں جاگزیں کرلو جس کا تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے اور ہر اس شے کا داخلہ بند کر دو جس سے تمہیں روکا گیا ہے اور جن خواہشات کو تم نے اپنے قلب سے نکال پھینکا ہے ان کو دوبارہ کبھی داخل نہ ہونے دو۔" (عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۱۵)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:۔" توبہ کا مطلب ہے قابلِ مذمت افعال (ایسے کام جو برے گردانے جاتے ہوں) کو قابلِ ستائش افعال سے تبدیل کرنا اور یہ مقصد خلوت اور خاموشی اختیار کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔" (امام غزالی، احیاء العلوم الدین، ۴: ۴)

اقسامِ توبہ

توبہ کی دو اقسام ہیں:۔

ا۔ظاہری توبہ ۲۔ باطنی توبہ

ظاہری توبہ

حضرت فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک توبہ کی چھ اقسام ہیں:۔ ا۔ دل کی توبہ ۲۔ زبان کی توبہ ۳۔ کان کی توبہ ۴۔ ہاتھ کی توبہ ۵۔ پاؤں کی توبہ اور ۶۔ نفس کی توبہ

گویا ظاہری توبہ یہ ہوئی کہ انسان قولاً و فعلاً اپنے سبھی اعضائے ظاہری (جن میں آنکھ، ناک، کان، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ شامل ہیں) کو گناہوں اور برائیوں سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا دے اور خود کو نیک افعال کی طرف راغب کرتا رہے۔ اور شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف قول و افعال سے توبہ تائب ہو کر شرعی احکامات کے مطابق عمل پیرا ہو۔اور زندگی بسر کرے

دوسری جانب باطنی توبہ سے یہ مراد ہے کہ انساں اپنے دل کو گناہوں کی غلاظتوں اور آلائشوں سے پاک صاف کرکے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق صالح اعمال پر استقامت و قرار پکڑے۔جب انسان کا ظاہر اللہ رب العزّت کے احکامات کے موافق ہو جائے اور قلب و باطن بھی اللہ جل شانہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے سانچے ڈھل جائے اور برائی نیکی سے بدل جائے تو انشاء اللہ العزیز توبہ کامل کی توفیق نصیب ہو گی۔

گناہ کے بعد توبہ کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے کسی گناہ کا واویلا کرتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ کہہ رہا تھا: ہائے میرا گناہ، ہائے میرا گناہ! دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس طرح سے کہو: ”اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ کشادہ ہے اور تیری رحمت سے مجھے اپنے عمل کے مقابلے میں زیادہ امید ہے“۔ اس نے ایک مرتبہ یہ کلمات کہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ کہو۔ اس نے دوبارہ کہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر کہو تو اس نے تیسری بار بھی یہ کلمات کہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔ (مستدرک حاکم)

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ بندہ صدقِ دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ ایک مومن گناہ کر کے اس پر قائم نہیں رہتا بلکہ فوراً توبہ کرتا ہے۔ توبہ کرنا مومن کی صفت ہے۔ اس لیے گناہ کے بعد مومن کو پریشانی لاحق ہونی چاہیے۔ وہ ذات جس کی نعمتوں میں انسان گھرا ہوا ہے، اس کی نافرمانی کوئی معمولی جرم نہیں ہے بلکہ ایمان کو ضعف پہنچانے والی بیماری

ہے۔ بیماری کو آغاز میں روکنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر غفلت برتی جائے اور بیماری کا علاج نہ کیا گیا تو بڑھتے بڑھتے وہ کینسر کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے اور پھر لاعلاج ہو کر موت سے ہم کنار کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ یہی حال گناہ کا بھی ہے۔ گناہ کا بھی تدارک نہ کیا جائے تو وہ بڑھتے بڑھتے آدمی کے لیے روحانی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ آنکھ، کان پر پردے پڑ جاتے ہیں، دماغ صحیح و غلط میں تمیز کرنے سے عاجز آجاتا ہے۔ اس وقت کے آنے سے پہلے گناہ کے وبال سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اپنے کیے پر نادم ہونا اور آیندہ کے لیے گناہ کے ارتکاب سے دامن کو بچانا اور گزشتہ گناہوں سے مسلسل استغفار کرتے رہنا گناہ کے اثر کو مٹا دیتا ہے۔

گناہ و معصیت کے زہر کا تریاق تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا ہی ہے۔

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں "

ایک عارف باللہ فرماتے ہیں: ابلیس لعین پانچ افعال کی وجہ سے بدبخت اور ملعون ہوا ہے: اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا اور اور نہ اس پر شرمندہ نہ ہوا، اپنی ملامت نہیں کی، توبہ کا ارادہ نہ کیا، اور رحمتِ ربِ ذوالجلال سے مایوس ہوگیا؛ لیکن سیدنا حضرت آدم علیہ السلام پانچ چیزوں کی وجہ سے کامیاب ہوگئے: اپنی خطا کا اقرار کیا، شرمندہ ہوئے، اپنی ملامت کی، توبہ کرنے میں جلدی کی اور رحمت خدا سے ناامید نہیں ہوئے۔ تلخیص از مواعظ عددیہ

قرآن مجید کی رُو سے توبہ میں تاخیر کرنا چاہے کوئی بھی وجہ ہو ،انتہائی شدید ظلم ہے، اور یہ ظلم دوسرے گناہوں سے الگ خود ایک بہت بڑا گناہ ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ (الحجرات:۱۱)

"اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں"

قوم يعملون بالمعاصی و يقولون نرجو فلا يزالون كذلك حتى ياتيهم الموت فقال: هؤلاء قوم يترجحون فی الامانی كذبوا ليسوا براجين ان من رجا شئيا طلبه ومن خاف من شیء هرب منه"۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا جو گناہوں میں مگن رہتے ھیں اور گناہوں سے آلودگی کی حالت میں کہتے ہیں: "ہم اللہ کی رحمت و مغفرت اور اس کی بخشش کے امیدوار ہیں"۔ یہاں تک کہ ان کی موت کا وقت آجاتا ہے، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "یہ لوگ غلط امید کے شکار ہیں، کیونکہ جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے ضروری قدم بھی اٹھاتا ہے اور اگر کسی چیز سے ڈرتا ہے تو وہ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

"خود کو عذاب الٰہی سے محفوظ سمجھنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔"

(حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿الحدید: ۲۱﴾

"دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس کی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ (آل عمران: ۱۳۳)

"اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین پرہیزگاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے"۔

راغب اصفہانی اپنی کتاب "مفردات" میں لکھتے ہیں: قیامت کی فلاح و کامیابی یہ ہے جہاں انسان کے لئے ایسی زندگی ہوگی جہاں موت نہ ہوگی، ایسی عزت ہوگی کہ جہاں ذلت نہ ہوگی، ایسا علم ہوگا کہ جہاں جہالت کا نام ونشان تک نہ ہوگا، وہاں انساں ایسا غنی ہوگا جس کو تنگدستی نہیں ہوگی۔ (مفردات راغب ص: ۶۴)

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

"اور پیغمبر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہئے کہ پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر کہ تو بہترین رحم کرنے والا ھے۔" (سورہ مؤمنون آیت ۱۱۸)

اس حدیث مبارکہ کو لے لیجئے جس میں کس قدر خوبصورت انداز سے توبہ کی تعریف وتوصیف بیاں کی گئ ہے: "اَنِينُ الْمُذْنِبِيْنَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَسْبِيْحِ الْمُسَبِّحِيْنَ" اللہ تبارک و تعالیٰ، اس رحمتِ مطلق و کامل نے فرمایاہے کہ: گناہ گاروں کی نالہ و زاری، مجھے تسبیح کرنے والوں کی تسبیح سے زیادہ پسند ہے.

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

خار بن در قوت و بر خاستن
خار کَن در سستی و در کاستن

این جہان ہمچون درخت است اے گرام
ما بر آن، چون میوہ ھای نیم خام

جب تک ہم اس کائنات کے درخت کی شاخ پر ہیں، ہمارے پاس تمام تر امکانات موجود ہیں اگر ہم عبادت کریں، تو پکے ہوئے پھل کی طرح پک جائیں گے اور اگر گناہ کاارتکاب کریں، تو سڑے ہوئے پھل کی مانند گل سڑ جائیں گے جیسے کوئی کیڑا یا گھن درخت کے ذریعے اس کے پھل تک پہنچ گیا ہو۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا۔

شیطان اُن سے وعدہ کرتا ہے اور اُنہیں امیدیں دلاتا ہے، اور وہ جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے(سورہ نسا ۴ آیت ۱۲۰)

جد تو آدم بہشتش جای بود

قدسیان کردند بہر او سجود

یک گنہ ناکردہ، گفتندش تمام

مذنبی، مذنب، برو بیرون خرام

تو طمع داری کہ با چندین گناہ

داخلِ جنت شوی اے روسیاہ؟

کشکول شیخ بہائی جلد 1 صفحہ 57

(اے انسان! تیرے جد آدم علیہ السلام بہشت میں تھے اور فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا تھالیکن جوں ہی وہ ایک گناہ (خطا)کے مرتکب ہوئے، اُن سے کہہ دیا گیا کہ بس اب یہ سب کچھ ختم۔خطا کار ہواب یہاں سے چلے جاؤلیکن اے سیاہ چہرے والے! تو یہ سمجھتا ہے کہ کئی گناہ کرکے بھی جنت میں چلا جائے گا)

استغفار کی فضیلت

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ایک سبق آموز واقعہ

حدَثت قصة في زمن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله تعالىٰ حيث كان الإمام أحمد بن حنبل يريد أن يقضيَ ليلته في المسجد، ولكن مُنِع من المبيت في المسجد بواسطة حارس المسجد، وقد حاوَل معه الإمام ولكن لا جَدْوى، فقال له الإمام: سأنام موضع قدمي، وبالفعل نام الإمام أحمد بن حنبل مكان موضع قدَميه، فقام حارس المسجد بجرِّه لإبعاده من مكان المسجد، وكان الإمام أحمد بن حنبل شيخًا وقورًا تبدو عليه ملامح الكِبَر، فرآه خبّاز، فلمّا رآه يُجَرُّ بهذه الهيئة، عرَض عليه المَبيت، وذهَب الإمام أحمد بن حنبل مع الخبّاز، فأكْرَمه ونعَّمه، وذهَب الخبّاز لتحضير عجينه لعمل الخبز، فسَمِع الإمام أحمد بن حنبل الخبّاز يستغفر ويستغفر، ومضى وقت طويل وهو على هذه الحال، فتعجَّب

الإمام أحمد بن حنبل، فلمّا أصبح سأل الإمام أحمد الخبّاز عن استغفاره في الليل، فأجابه الخباز: أنه يستغفر طوال تحضيره العجين وعَجْنه، فسأله الإمام أحمد: وهل وجَدت لاستغفارك ثمرة؟ وقد سأل الإمام أحمد الخبّاز هذا السؤال وهو يعلم ثمرات الاستغفار، فقال الخبّاز: نعم، والله ما دعوتُ دعوةً إلاّ أُجِيبت، إلاّ دعوة واحدة، فقال الإمام أحمد: وما هي؟ فقال الخباز: رؤية الإمام أحمد بن حنبل، فقال الإمام أحمد: أنا أحمد بن حنبل، والله إني جُرِرت إليك جرًّا.

ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے، ایک قصبے میں انھیں رات ہو گئی تو نماز کے بعد آپ نے مسجد میں ہی ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا۔آپ کی عاجزی و انکساری نے یہ گوارا نہ کیا کہ لوگوں کو اپنا تعارف کروا کر خوب آؤ بھگت کروائی جائے۔مسجد کے خادم نے بھی امام کو نہ پہچانا اور آپ کو مسجد سے باہر نکلنے کا کہا،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ مسجد کے دروازے پر سو جاتا ہوں، لیکن خادم نے وہاں سے بھی کھینچ کر نکالنا چاہا۔

یہ تمام منظر ایک نانبائی نے دیکھ لیا جو مسجد کے قریب ہی تھا،اُس نانبائی نے آپ کو اپنے گھر رات بتانے کی پیشکش کر دی جبکہ وہ آپ سے واقف بھی نہیں تھا۔آپ جب اُس کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ نانبائی اپنے کام کے دوران بھی کثرت سے

استغفار (استغفر اللہ) کر رہا ہے۔

امام نے استفسار کیا: کیا تمہیں اس قدر استغفار کرنے کا پھل ملا ہے؟

نانبائی نے جواب دیا: میں نے جو بھی مانگا اللہ عزوجل نے عطا فرمایا۔۔۔۔ہاں ایک ایسی دعا ہے جسے ابھی تک شرف قبولیت عطا نہیں ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ کونسی دعا ہے؟

نانبائی بولا: میرے دل میں کچھ دنوں سے یہ خواہش مچل رہی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کا شرف حاصل کروں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: میں ہی احمد بن حنبل ہوں۔ اللہ نے نا صرف تمہاری دُعا سُنی بلکہ مجھے تمہارے دروازے تک کھینچ لایا۔

علیہم السلام کا استغفار

مصائب وابتلاکے اس دور میں اجتماعی وانفرادی مشکلات سے راہ نجات اسی راستے پر ہے جو راستہ اللہ جل شانہ کے بھیجے ہوئے انبیاء علیہم السلام نے اپنی اقوام کو اللہ تعالیٰ کے عذاب و پکڑ سے اور مصائب ومشکلات سے بچنے کے لیے بتلایا، اور وہ ہے توبہ و استغفار کا راستہ اور اللہ رب العزت سے بخشش و مغفرت کا طلب کرنا ۔ لیکن کس قدر افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اس سب کا علم ہونے کے باوجود ہم کس قدر غفلت اور گمراہی کا شکار ہیں۔ ہم نے اپنی مشکلات کے حل کے لئے فانی انسانوں سے تو رجوع کرتے ہیں لیکن اس خالق حقیقی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں جو ہمارا پروردگار ہے۔ جو ہماری حاجت روائی کرنے والا ہے۔ ہم اس کے سامنے توبہ تائب ہونے اور گڑگڑانے کو اہم خیال نہیں گردانتے حالانکہ وہ خود فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ اس کے حضور توبہ و استغفار کرنے وہ ایسے ایسے راستے ہمارے سامنے وا کرتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

یہ حقیقت ہم سبھی پر روزروشن کی طرح عیاں ہے کہ معصوم ہونے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر توبہ و استغفار کرتے تھے۔ لیکن صد حیف ! ہم وہ سب کچھ فراموش کر بیٹھے۔ اگر ہم مصائب وابتلا کی بھٹی سے نجات کے خواہاں

ہیں تو ہمیں بلا چون و چراں کئے قرآن وسنت کے بتائے ہوئے طریقوں کو حرز جاں بنانا ہوگا۔ انہی میں ہماری دنیاوی واخروی نجات پنہاں ہے۔

توبہ واستغفار کے ضمن میں نازل ہونے والی دعائیں ہمیں اس امر سے آگاہ کرتی ہیں کہ جس کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے عفو ورحم کو آواز دی وہ نامراد نہ رہا۔ آیئے ہم بھی سنن انبیاء علیہم السلام پر کاربند ہونے کا عہد کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے قرآن مجید میں موجود مغفرت کی دعائیں ہمارا بہترین اثاثہ ہونگی۔

خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۠ ﴿۱۱۸﴾ (المؤمنون : ۱۱۸)

اور کہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا اِستغفار

(۱) سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ (البقرة :۲۸۵)

ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک ! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔

(۲) رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (آل عمران : ۱۹۳- : ۱۹۴)

اے رب ! ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گنا بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے ! اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کر، بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

سیدنا حضرت اِبراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾
رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

(اِبراہیم: ۴۰-۴۱)

اے میرے رب ! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے، اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور سیدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿١٢٨﴾ (البقرة: ١٢٧-١٢٨)

اے رب! ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا، اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہمار عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کا اِستغفار

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الممتحنۃ: ۴-۵)

اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ (الاعراف: ۱۵۱)

اے میرے رب ! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ۔۔۔۔۔ (القصص: ۱۶)

عرض کی، اے میرے رب ! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

سیدنا حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

(۱) رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ﴿۴۷﴾ (ہود: ۴۷)

عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

(۲) رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا﴿۲۸﴾ (نوح: ۲۸)

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو، اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

سیدنا حضرت آدم وسیدتنا حواء علیہما السلام کا اِستغفار

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (الأعراف: ۲۳)

دونوں نے عرض کی، اے رب ہمارے! ہم نے اپنا آپ بُرا کیا، تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

سیدنا حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (الأنبياء: ۸۷)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب ہے بے شک میں بے انصافوں میں سے تھا۔

سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ (ص: ۳۵)

اور کہا کہ "اے میرے رب، مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے سزاوار نہ ہو، بیشک تو ہی اصل داتا ہے"

سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا اِستغفار

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ (یوسف : ۹۲)

اللہ تمہیں معاف کرے، وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

ملائکہ اکرام کا اِستغفار مومنین تائبین کے لئے

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ اِلَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾

(غافر: 7،8،9)

اعۡفُ عَنَّا ٚ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٚ وَارۡحَمۡنَا ٚ اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرة:۲۸۶)

اے رب ہمارے !ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوُکیں اے رب ہمارے !اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے !اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار) برداشت (نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے۔ تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰهُ وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ (سورۃ الاحقاف الآیۃ: ۱۵)

اے میرے رب !میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح) نیکی (رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

ان مؤمنین صادقین کا اِستغفار جنہوں نے مہاجرین و انصار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء و پیرو کی۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَ لَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۰﴾ (الحشر : 10)

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

متقین، مومنین اور پرہیزگاروں کا استغفار

(۱) رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ

اے رب ہمارے ! ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (آل عمران : ۱۶)

(۲) رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۸﴾

(التحریم : ۸)

اے ہمارے رب ! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

(۳) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝۱۴۷ (آل عمران:۱۴۷)

اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام کیں اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے۔

استغفار کے چند مسنون صیغے

سب سے افضل استغفار تو وہی ہے، جسے حدیث مبارکہ میں سید الاستغفار کہا گیا، یعنی استغفار کا سردار، اس لئے ہر مسلمان کو ان کلمات کو یاد کرنا چاہیۓ ۔

سَیِّدُ الاِسْتِغْفَارِ

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ .

بعض دیگر مسنون الفاظ درج ذیل ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (متفق علیہ:

البخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام، برقم 834، مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، برقم 2705. رواه فی الصحیحین عن ابی بکر الصدّیق رضی اللہ عنہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا إِنَّكَ أَنۡتَ

التَّوَّابُ الرَّحِيۡمِ .

(اِخرجہ النَّسائی فی الکبری عن خَبّاب بن الأرت رضی اللہ عنہ ، حدیث حسن)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

أَستَغۡفِرُ اللّٰهَ وَأَتوبُ إِلَيۡهِ .

(اِخرجہ ابن حِبّان عن اَبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَ تُبۡ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمِ . (رواه إبي داود عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہما)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ مَا قَدَّمَتُ وَمَا أَخَّرۡتُ وَمَا أَسۡرَرۡتُ وَمَا أَعِلَنۡتُ وَمَا أَسۡرَفۡتُ وَمَا أَنۡتَ أَعۡلَمُ بِهٖ مِنِّيۡ أَنۡتَ الۡمُقَدِّمُ وَأَنۡتَ الۡمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنۡتَ . (رواه مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيْمِ. (رواه الترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ. (رواه الترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (اخرجہ مسلم عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ أَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَأَتُوۡبُ اِلَیۡہِ. (رواہ مسلم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَاهۡدِنِیۡ وَعَافِنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

. (متفق علیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ . (متفق علیہ)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ

الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِىْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمِ . (متفق علیہ)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ

اِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۞

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَك

أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . (رواہ البخاری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ . (صحیح سنن الترمذی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ ذُنُوۡبِيۡ وَخَطَايَايَ كُلَّهَا. اَللّٰھُمَّ أَنۡعِشۡنِيۡ وَاجۡبُرۡنِيۡ، وَاهۡدِنِيۡ لِصَالِحِ الۡأَعۡمَالِ وَالۡأَخۡلَاقِ، فَإِنَّهٗ لَا يَهۡدِيۡ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصۡرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنۡتَ. (صحیح الجامع)

اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے، رَبِّ اغۡفِرۡلِيۡ ذُنُوۡبِيۡ.

کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں. (ترمذی وغیرہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّيۡ.

(صحیح سنن الترمذی: 2789)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

عَنِّيْ . (الترمذی، کتاب الدعوات، باب حدثنا یوسف بن عیسی، برقم 351، والنسائی فی الکبری، برقم 7712، وبنحوہ ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، برقم 3850، ومسند احمد، 42/ 236، برقم 25384، وصحہ الالبانی فی صحیح الترمذی، 170/3)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ

وَحُبَّ كُلَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ . (اِخرجہ اِحمد بلفظہ، 36/ 423، برقم 22109، والترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ ص، برقم 3235، بنحوہ، وحسنہ، وقال: سألت محمد بن إسماعیل - یعنی البخاری - فقال: ((ہذا حدیث حسن صحیح))، وفی آخر الحدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم ((إنہا حقٌّ فادرسوہا ثم تعلّموہا))، والموطأ، برقم 736، والحاکم، 1/521، والبزار، 2/ 121، وصححہ الالبانی فی صحیح الترمذی، 3/ 318)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . (اِخرجہ النسائی، کتاب السہو، باب الدعاء بعد الذکر، برقم 1301، واللفظ لہ، والنسائی فی الکبری، برقم 7665، وابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التشہد، برقم 985، وصححہ الالبانی فی صحیح سنن النسائی، 1/ 147.)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَتُبۡ عَلَيَّ اِنَّكَ أَنۡتَ التَّوَّابُ الۡغَفُوۡرُ.

(ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، برقم 1518، والترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا قام من المجلس، برقم 3434، واللفظ لہ، والنسائی فی الکبری، 6/ 119، برقم 10220، وابن ماجہ، کتاب الأدب، باب الاستغفار، برقم 3814، واحمد، 8/ 350، برقم 4726، والبخاری فی الأدب المفرد، 217، والطبرانی فی الکبیر، 5/ 119، والأوسط، 6/ 231، وصححہ الألبانی فی صحیح إبی داود، 5/ 248، صحیح ابن ماجہ، 321/2، وفی صحیح الترمذی، 153/3)

گناہوں کی معافی کے لئے ہر روز پڑھیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا تُبۡتُ اِلَیۡكَ مِنۡهُ ،
وَأَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا أَعۡطَیۡتُكَ مِنۡ نَّفۡسِیۡ ثُمَّ لَمۡ
أَوۡفِ بِهٖ ، وَ أَسۡتَغۡفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیۡ أَنۡعَمۡتَ بِهَا
عَلَیَّ فَتَقَوَّیۡتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیۡكَ وَأَسۡتَغۡفِرُكَ
لِكُلِّ خَیۡرٍ أَرَدۡتُ بِهٖ وَجۡهَكَ فَخَالَطَنِیۡ فِیۡهِ مَا
لَیۡسَ لَكَ ، اَللّٰھُمَّ لَا تُخۡزِنِیۡ فَاِنَّكَ بِیۡ عَالِمٌ ،
وَلَا تُعَذِّبۡنِیۡ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ ۞

اے اللہ ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ جن سے میں نے توبہ کی۔ اور پھر ان میں مبتلا ہو گیا۔ اور میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ کہ میں نے اپنی جان کے متعلق آپ سے عہد و پیمان کیے۔ لیکن پھر میں انھیں پورا نہ کر سکا۔ اے اللہ ! میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ کہ تو نے مجھ پر اپنی نعمتیں انعام فرمائیں۔ لیکن میں نے انھیں تیری نافرمانی کا ذریعہ بنا لیا۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں۔ ہر اس خیر کے لئے جو میں نے خالص تیری رضا کے لئے کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر اس میں کچھ کھوٹ شامل ہو گیا۔ جو تیرے لئے نہ تھا۔ اے اللہ ! مجھے رسوا نہ کر. بے شک تو مجھے خوب جاننے والا ہے۔ اور مجھے عذاب نہ دے، بے شک تو مجھ ہر خوب قادر ہے۔ (رواہ الدیلمی)

گناہوں کی مغفرت

حضرت ابو عبداللہ وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر تمہارے اوپر قطروں کے شمار اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو جب تو اپنے اپنے رب سے اخلاص کے ساتھ اس دعا کو مانے گا تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ گناہ تجھ سے دور ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اَللّٰهُمَّ إِنِّىْٓ أَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ إِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا وَعَدْتُكَ بِهٖ مِنْ نَّفْسِىْ وَلَمْ أُوْفِ لَكَ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَهُ غَيْرُكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَىَّ فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ

نْبٍ أَتَيْتُهُ فِيْ ضِيَاءِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ فِيْ
مَلَاءٍ أَوْ خَلَاءٍ وَسِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ يَا حَلِيْمُ ۞

لٰہی ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں ہر ایک گناہ سے کہ میں نے اس سے تیرے سامنے توبہ کی ہو اور
ھر اس کو دوبارہ کیا ہو، اور تیرے مغفرت چاہتا ہوں ایسی چیز سے کہ اس کا وعدہ میں نے تجھے اپنے جی
سے کیا ہوں۔ پھر وہ تیرے لئے پورا نہ کیا ہو۔ اور تجھ سے بخشوایا چاہتا ہوں وہ عمل جن سے میں نے
یری رضا کا ارادہ کیا ہو۔ پھر اس میں دوسرا مل گیا ہو۔ اور تجھ سے بخشش چاہتا ہوں ہر نعمت سے جو تو
نے مجھے عطا کی ہو اور میں نے اس سے تیری نسافرمانی پر مدد لی ہو اور میں بخشش چاہتا ہوں تجھ سے
ے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے گناہ سے جس کا میں مرتکب ہوا ہوں دن کی روشنی اور رات کی
اریکی میں، مجمع اور تنہائی میں، باطن اور ظاہر میں، اے حلم کرنے والے۔

الاستغفار الکبیر

اپنے گناہوں کی معافی کے لئے صبح وشام کم از کم ۳، ۳ بار ذکر کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن! آپ کی مراد پوری ہو گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۞ غَفَّارُالذُّنُوْبِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۞ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ جَمِيْعِ اَلْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَألذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ۞ وَمِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمْدًا وَ خَطَئًا ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا ۞ قَوْلًا وَ فِعْلًا ۞ فِيْ جَمِيْعِ حَرَكَاتِيْ وَ سَكَنَاتِيْ وَ خَطَرَاتِيْ وَ اَنْفَاسِيْ كُلِّهَا دَائِمًا أَبَدًا سَرْمَدًا ۞ مِنَ ألذَّنْبِ الَّذِيْ

أَعْلَمُ ۞ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ أَعْلَمُ ۞ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَ أَحْصَاهُ أَوْجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَ خَصَّصَتْهُ الْإِرَادَةُ ۞ وَمِدَادَ كَلِمَاتِ اللهِ ۞ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِ رَبِّنَا وَ جَمَالِهِ وَ كَمَالِهِ ۞ وَ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضىٰ ۞

وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

سب رسولوں پر سلام اور حمد وثناء اللہ رب العالمین کے لئے

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

حرفِ دعا

یا ارحم الرّاحمین ! جو اہل ایمان اس دار فانی سے کوچ فرما گئے آپ کے حکم کے مطابق ، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے ان کی نیکیاں قبول فرما۔ ان کی سہواً یا عمداً فکری و جسمانی لغزشوں کو معاف فرما۔ اور ان کے ساتھ عفو ودر گزر فرما۔ کیونکہ تیری رحمت تیرے غضب پر حاوی ہے اور جو اہل ایمان زندہ ہیں۔ ان کے دلوں میں خشیّت الٰہی اور عشق رسول ﷺ کو زندہ و جاوید فرما۔ انھیں ظاہری و باطنی آلائشوں اور بیماریوں سے محفوظ و مامون فرما۔ اور ان کے قلوب واذہان میں ایک دوسرے کے لئے ایثار و محبت کا جذبہ پیدا فرما۔ اس حیاتِ فانی میں انھیں نیک اعمال کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو ہمارا نصیب بنادے۔ اور اس کتاب کو میری تمام لغزشوں اور سیہ کاریوں کا کفّارہ بنادے آمین ! یا ربّ العالمین ! !

اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں استاد الاساتذہ جناب حسین عبد الفتاح (فارغ التحصیل جامعۃ الأزہر مصر)، جناب خالد السیّد (فارغ التحصیل جامعۃ الأزہر مصر)، جنہوں نے اس کتاب کے عربی متن کی پروف ریڈنگ کرنے میں انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے کام لیا۔ میں انتہائی احسان منداور شکر گزار ہوں جناب زبیر حسین صاحب، جناب سلیم رضا خان صاحب، جناب عثمان اسلم صاحب کا، کہ ان سب محبّانِ رسول کے غیر مشروط تعاون کے بغیر اس کتاب کی تکمیل میرے لیے ممکن نہ تھی.

اللہ جل جلالہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے خصوصی فضل و کرم سے سب اہل ایمان کی دلی نیک تمناؤں اور مرادوں کو پورا فرمائیں۔ اور اس معمولی سی کاوش کو قبول فرمائیں، ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں اور اس کتاب کو ہم سب مسلمانوں کے لیے ذخیرۂ آخرت میں شامل فرمائیں۔

آمین! ثم آمین!! بحرمتہ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طالب دعا

امجد علی خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف والا	اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حمد کرنے والا	حَامِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم سراہنے والا	مَحْمُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم سراہا گیا	قَاسِمٌ صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والا	عَاقِبٌ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے آنے والا
فَاتِحٌ صلی اللہ علیہ وسلم کھولنے والا	شَاهِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دینے والا	حَاشِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھانے والا	رَشِيْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم نیک	مَشْهُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیا گیا	بَشِيْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری دینے والا
نَذِيْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرانے والا	دَاعٍ صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والا	شَافٍ صلی اللہ علیہ وسلم شفا دینے والا	هَادٍ صلی اللہ علیہ وسلم ہادی	مَهْدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت والا	مَاحٍ صلی اللہ علیہ وسلم محو کرنے والا
مُنْجٍ صلی اللہ علیہ وسلم نجات والا	نَاهٍ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرنے والا	رَسُوْلٌ صلی اللہ علیہ وسلم رسول	نَبِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم نبی	اُمِّيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھ	تِهَامِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم تہامی
هَاشِمِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی	اَبْطَحِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح والا	عَزِيْزٌ صلی اللہ علیہ وسلم غالب	حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم حرص کرنے والا لوگوں کے ایمان کے لیے	رَءُوْفٌ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل	رَحِيْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم رحم والا
طٰهٰ صلی اللہ علیہ وسلم طٰہٰ	مُجْتَبٰى صلی اللہ علیہ وسلم چنا ہوا	طٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم طٰس	مُرْتَضٰى صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ	حٰمٓ صلی اللہ علیہ وسلم حٰم	مُصْطَفٰى صلی اللہ علیہ وسلم چنا ہوا
يٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم یٰس	اَوْلٰى صلی اللہ علیہ وسلم بہتر	مُزَّمِّلٌ صلی اللہ علیہ وسلم کملی والا	وَلِيٌّ صلی اللہ علیہ وسلم دوست	مُدَّثِّرٌ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھنے والا	مَتِيْنٌ صلی اللہ علیہ وسلم مضبوط
مُصَدِّقٌ صلی اللہ علیہ وسلم سچ بولنے والا	طَيِّبٌ صلی اللہ علیہ وسلم پاک	نَاصِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم مدد دینے والا	مَنْصُوْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم مدد دیا گیا	مِصْبَاحٌ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ	اٰمِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے والا

حجازی صلی اللہ علیہ وسلم حجاز والا	نزاری صلی اللہ علیہ وسلم مضر بن نزار کی اولاد سے	قرشی صلی اللہ علیہ وسلم قریشی	مضری صلی اللہ علیہ وسلم مضر والا	نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہونے والا نبی	حافظ صلی اللہ علیہ وسلم یاد رکھنے والا
کامل صلی اللہ علیہ وسلم کامل (پورا)	صادق صلی اللہ علیہ وسلم سچا	امین صلی اللہ علیہ وسلم امانت دار	عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا بندہ	کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے کلام کرنے والا	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا دوست
نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رازدار	صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا مخلص دوست	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کو ختم کرنے والا	حسیب صلی اللہ علیہ وسلم کافی	مجیب صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرنے والا	شکور صلی اللہ علیہ وسلم شکر گزار
مقتصد صلی اللہ علیہ وسلم میانہ روی چاہنے والا	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی والا رسول	قوی صلی اللہ علیہ وسلم طاقت والا	حفی صلی اللہ علیہ وسلم خبر رکھنے والا	مامون صلی اللہ علیہ وسلم امن والا	معلوم صلی اللہ علیہ وسلم علم والا
حق صلی اللہ علیہ وسلم سچا	مبین صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر	مطیع صلی اللہ علیہ وسلم تابع دار	رسول الراحۃ صلی اللہ علیہ وسلم راحت والا رسول	اول صلی اللہ علیہ وسلم اول	آخر صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے
ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر	باطن صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی والا نبی	یتیم صلی اللہ علیہ وسلم یتیم	کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخی	حکیم صلی اللہ علیہ وسلم حکمت والا
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کو ختم کرنے والا	سید صلی اللہ علیہ وسلم سردار	سراج صلی اللہ علیہ وسلم چمکتا ہوا	منیر صلی اللہ علیہ وسلم چراغ	محرم صلی اللہ علیہ وسلم قابل عزت	مکرم صلی اللہ علیہ وسلم عزت والا
مبشر صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری سنانے والا	مذکر صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے والا	مطہر صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ	قریب صلی اللہ علیہ وسلم قریب	خلیل صلی اللہ علیہ وسلم دوست جانی	مدعو صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دیا ہوا
جواد صلی اللہ علیہ وسلم سخی	خاتم صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنے والا	عادل صلی اللہ علیہ وسلم عدل کرنے والا	شہیر صلی اللہ علیہ وسلم شہرت والا	شہید صلی اللہ علیہ وسلم گواہ	رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم رسول الملاحم

عرضِ ناشر

ہم نے حتّی الوسع کوشش کی ہے کہ اس کتاب کی طباعت میں کسی قسم کی خطا کا کوئی امکان نہ رہے۔ لیکن حتّی المقدور کوشش کے باوجود اگر کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں تو میری اپنے قابلِ احترام اسلامی بہن بھائیوں سے عاجزانہ التجا ہے۔ کہ جب یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کی جائے تو پڑھنے کے بعد اس میں پائی جانے والی غلطیوں سے تحریری طور پر آگاہ فرمایئے گا تاکہ اگلے ایڈیشن میں نادانستہ طور پر ہونے والی ان غلطیوں کی تصیح کی جاسکے۔ آپ کی ایسی علمی معاونت دین ودنیا میں ہم سب کے لئے خیر وبرکت کا باعث ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز

E-mail Address: zikerehabib@yahoo.com